انتخاب از

مُسند فاطمة الزهراء رضی اللہ عنہا

شانِ بتول

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بزبانِ رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحقیق و ترتیب

افتخار احمد حافظ قادری

پیشکش

عبدالرؤف قادری شاذلی

بسمه تعالی

آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه (س)

شماره: ۲۳۶۲۲/د/۹۷
تاریخ: ۹۷/۱۲/۱۴

نویسنده گرامی جناب آقای افتخار احمد حافظ قادری

سلامٌ علیکم

با احترام، ضمن سپاس و قدردانی از اهداء آثار ارزشمند جنابعالی به کتابخانه آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه علیها السلام بدینوسیله اعلام وصول کتابهای ذیل اعلام می‌شود.

۱. زیارت مقدسه (سفرنامه)، ۲. التفکر و الاعتبار، ۳. بتول بزبان رسول، ۴. شأن علی بزبان نبی

۵. عظائم الصلوات و التسلیمات، ۶. شأن خلفای راشدین ...، ۷. سیدنا حمزه بن عبدالمطلب

۸. شاه حبشه ...، ۹. صلاه و سلام ...، ۱۰. الفیه الصلوات علی ...

سلامتی و موفقیت بیشتر شما را از خداوند تعالی خواهانم.

مدیر کتابخانه آستان مقدس

محمد عباسی یزدی

قم مقدس (ایران) میں آستانہ عالیہ سیدہ معصومہ قم کی لائبریری میں مصنف کتاب زیارات مقدسہ کی کتابیں زینت بنی ہوئی ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللہِ

فاطمۃ الزہراء

سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ وَ
سَیِّدَۃُ
نِسَاءِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تمام جہانوں اور اس امت کی
تمام
عورتوں کی سردار ہیں۔

[سنن ابن ماجہ، مستدرک حاکم]

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکِ یَاسَیِّدَۃَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ
وَعَلٰی زَوْجِکِ وَبَدَنِکِ یَاابْنَۃَ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

مختصر معلوماتِ کتاب

نام کتاب: شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحقیق و ترتیب: افتخار احمد حافظ قادری

مشاورت و معاونت: ڈاکٹر محمد ذیشان انجم قادری

پیشکش: عبدالرؤف قادری شاذلی

تاریخ طباعت: (بارِ اوّل) اپریل 2014ء تعداد (1100)

(بارِ دوم) جنوری 2016ء تعداد (500)

(بارِ سوم) فروری 2016ء تعداد (250)

ہدیہ کتاب: کثرت سے درود و سلام بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور

تذکرہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا

برائے ایصالِ ثواب

☆ جمیع اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ عبدالرؤف قادری شاذلی کے جملہ آباؤ اجداد (مؤمنین، مؤمنات، مسلمین، مسلمات)

خصوصاً

عبدالرؤف قادری شاذلی کے والدین کریمین

رابطہ: مکان نمبر 823، گلی نمبر 10/2، بلاک بی، نیشنل پولیس فاؤنڈیشن، اسلام آباد۔ فون: 0321-5047983

المكتبة القادرية
0092-3335187573, 0092-3445009536
www.salat-o-salam.com
facebook/salat.o.salam

شانِ بتول رضی اللہ عنہا
بزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

باجازت

السیّد تیسیر محمد یوسف الحسنی
المدینة المنوّرة

شہزادۂ غوث الثقلین نقیب الاشراف السید محمد انور گیلانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ، سدرہ شریف، ڈیرہ اسماعیل خان

حوصلہ افزائی

پاکستان میں سلسلۂ قادریہ شاذلیہ کے درخشندہ ستارے
فضیلۃ الشیخ
حضرت غلام رضا العلوی القادری الشاذلی
مدظلہ العالی

تحقیق وترتیب:
افتخار احمد حافظ قادری
1435ھ/2014ء

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
باب اول	5
☆ قلندر لاہوری کا بارگاہ سیدہ کائنات میں ہدیہ عقیدت	6
☆ انتساب کتاب	7
☆ مقدمہ مصنف	8
☆ درود فاطمہ	11
باب دوم	13
☆ مختصر احوال امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ	14
☆ مختصر احوال سیدۂ فاطمۃ الزہراء بقلم امام سیوطی رضی اللہ عنہ	16
☆ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے دو اشعار مبارکہ	20
باب سوم	21
111 احادیث مبارکہ کا انتخاب از مسند فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا	22-132
باب چہارم	133
☆ فضائل خاتون جنت رضی اللہ عنہا	134-136
☆ قبہ اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی نادر و نایاب تصویر	137
☆ سلام بحضور سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا	138
باب پنجم	139
☆ کتاب ہذا پر منظوم و منثور تاثرات و قطعات تاریخ	140-152

بابِ اوّل

☆ قلندرِ لاہوری کا بارگاہِ سیدۂ کائنات میں ہدیۂ عقیدت

☆ انتسابِ کتاب

☆ مقدمۂ مصنف

☆ درودِ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

فاطمۃ الزہراء

یہ قول ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
سردار ہیں جنت کی جنابِ زہراء رضی اللہ عنہا
حسنین رضی اللہ عنہما کی مادر تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی
رُتبہ ہے زمانے میں بھی اُن رضی اللہ عنہا کا اعلیٰ

(سرؔ ور ایالوی)

عاشقِ رسول ﷺ، قلندرِ لاہوری
حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ
کا سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا
کی بارگاہِ اقدس میں ہدیۂ عقیدت

رشتۂ آئینِ حق زنجیرِ پاست
پاس فرمانِ جنابِ مصطفیٰ ﷺ است

(میرے پاؤں میں قانونِ خداوندی کی زنجیر ہے اور پھر مجھے مصطفیٰ کریم ﷺ کے حکم مبارک کا پاس ہے)

ورنہ گردِ تُربتش گردیدمے
سجدہ ہا برخاکِ اُو پاشیدمے

(ورنہ میں سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کے مزارِ اقدس کا طواف کرتا اور اُن کی قبر پر سجدے پیش کرتا)

[کلیاتِ اقبال (فارسی)]

انتسابِ کتاب

شانِ بتول رضی اللہ عنہا
بزبان رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

انتسب هذا الکتاب المبارك الیٰ

سیدة الکائنات فاطمة الزهراء رضی الله تعالیٰ عنها

ثواباً الیٰ جمیع امة محمدیة صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تراب من اقدام اهل بیت النبوة
افتخار احمد حافظ قادری

اس خیر و برکت والی کتاب کو

سیّدہ کائنات فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا

کے نام کرتا ہوں اور اس کا اجر و ثواب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کو پیش کرتا ہوں

گدائے درِ اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
افتخار احمد حافظ قادری

مقدمۂ مصنف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ’’آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا جس نے میری زیارت نہیں کی تھی۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت طلب کی۔ پھر میرے پاس آیا اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میری امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں‘‘۔

نبی پاک ﷺ جب خاتونِ جنت کے جسم اطہر کو سونگھتے تھے تو آپ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ’’مجھے اپنی اس بیٹی کے جسمِ اطہر سے جنت کی خوشبو آتی ہے‘‘۔ اسی وجہ سے آپ کو زھراء یعنی جنت کی کلی بھی کہا جاتا ہے۔

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زھراء ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مجھے براق اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو میری اونٹنی پہ سوار کرایا جائے گا۔

خاتون جنت کے مبارک تذکرے سے مقدمہ ہٰذا کی ابتداء کرتے ہوئے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم، سرکار مدینہ ﷺ کی خصوصی نظرِ التفات اور اہلِ بیت کرام رضی اللہ عنہم کے صدقے میں اس بندۂ ناچیز کو سال 2005ء میں حضرت علامہ نورالدین علی السمہودی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ، مدفون جنت البقیع شریف) کی ایک قدیم ونادر کتاب "جواھر العقدین فی فضل الشرفین" کے دوسرے حصے سے فضائل اہلِ بیت نبوی ﷺ پر احادیث کا انتخاب کر کے ان کو آسان اردو میں ترجمہ کر کے اہل بیت نبوی ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں ایک گلدستہ بنام

"فضیلتِ اہل بیت نبوی ﷺ" پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور انہی کے صدقے اس کتاب مبارک کو ہر طبقے نے سراہا، خوب پذیرائی حاصل ہونے کے ساتھ مقتدر شخصیات نے دادِ تحسین سے بھی نوازا۔

سال 2006ء میں آستانہ عالیہ قادریہ ڈھوک قاضیاں شریف راولپنڈی کے سجادہ نشین جناب قاضی رئیس احمد قادری مدظلہ العالی نے جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) کی کتاب "مسند فاطمۃ الزهراء رضی اللہ عنہا" بندۂ ناچیز کو ارسال کی جس کو پڑھنے کے بعد اسی وقت یہ نیت کر لی کہ ان شاء اللہ العزیز اس کتاب میں موجود سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کے بارے میں احادیث کا انتخاب کر کے ایک گلدستہ عقیدت بارگاہ سیدۃ نساء العالمین رضی اللہ عنہا میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے گی لیکن دُرود وسلام کے ایک نادر و انمول انسائیکلوپیڈیا کی تیاری میں طویل اور مسلسل مصروفیت کے باعث اس گلدستہ کی تیاری میں تاخیر ہوگئی۔ الحمد للہ! اب اس دیرینہ خواہش کی تکمیل کا وقت آپہنچا ہے۔

قارئین کرام! احادیث نبوی ﷺ کا جو مہکتا ہوا گلدستہ آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ کی کتاب "مسند فاطمۃ الزهراء" سے ایک سو گیارہ (111) احادیث کا انتخاب ہے جس کا آسان ترجمہ پیشِ خدمت ہے۔ لفظ "فاطمہ" کے پانچ حروف ہیں۔ اسی نسبت سے اس کتاب کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

بابِ اوّل: علامہ اقبال کا ہدیۂ عقیدت، انتساب، مقدمہ مصنف اور دُرودِ فاطمہ۔

بابِ دوم: مختصر احوال جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ، مختصر احوال سیدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا۔

باب سوم: مسند فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے منتخب 111 احادیث کا ترجمہ مع حوالہ جات۔

باب چہارم: سلام بحضور سیدۃ کائنات، کتاب ہذا پر مادہ ہائے تاریخ و قطعات تاریخ۔

باب پنجم: نذرانہ عقیدت بحضور خاتون جنت رضی اللہ عنہا، کتابیات۔

قارئین کرام! تحدیث نعمت کے لیے یہ ذکر کرنا نہایت ضروری ہے کہ کتاب ابھی تیاری کے مراحل میں تھی کہ غیبی طور پہ اس کی نشر و اشاعت کے انتظامات مکمل ہو گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس بندہ نجیبی کا ہدیہ عقیدت بارگاہ سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا میں منظور فرمائے۔

آخر میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا از حد ضروری سمجھتا ہوں کہ جن کی خدمات اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں اس بندۂ ناچیز کے ہمراہ رہیں۔ عربی متون کے ترجمے کے لیے محترمی کوثر عباس علوی، دائمی مشاورت و معاونت کے لیے محترمی ڈاکٹر ذیشان انجم قادری اور دیگر ملکی و غیر ملکی شخصیات جنہوں نے خصوصی مہربانی فرماتے ہوئے اس کتاب پر اپنے منظوم و منثور تاثرات رقم فرمائے، خصوصی شکریے کے مستحق ہیں۔

دعا ہے کہ یہ گلدستہ بارگاہ سیدہ کائنات میں شرفِ قبولیت پائے اور ہماری بخشش اور مغفرت کا سبب بن جائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کی دعاؤں کا طالب

گدائے درِ خاتونِ جنت

افتخار احمد حافظ قادری

5 اپریل 2014ء

درود فاطمہ رضی اللہ عنہا

غوث زماں سیدی عبد العزیز الدباغ الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے سیدہ کائنات فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو اپنے والد گرامی کی بارگاہ ناز میں ان صیغوں کے ساتھ درود شریف پیش کرتے ہوئے سنا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ رُوْحُہٗ مِحْرَابُ الْاَرْوَاحِ وَ الْمَلَائِکَۃِ وَالْکَوْنِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۝

اے اللہ! درود نازل فرما، اس ذات پر جن کی روح تمام ارواح، فرشتوں بلکہ ساری کائنات کے لیے محراب ہے ۝ اے اللہ! درود نازل فرما ان پر، جو تمام انبیاء اور مرسلین کے امام ہیں ۝ اے اللہ! درود نازل فرما ان پر، جو جنتی لوگوں جو اللہ کے مومن بندے ہیں، کے امام ہیں ۝

[سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین]

باب دوم

☆ مختصر احوال حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ

☆ مختصر احوال سیدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

بقلم امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ

مختصر احوال حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن محمد ہے۔آپ کی کنیت ابوالفضل ہے اور لقب جلال الدین ہے۔آپ کا سلسلہ ابوالفضل جلال الدین عبدالرحمٰن بن الکمال ابوبکر بن محمد بن سابق الدین بن فخر بن عثمان بن ناظر الدین بن سیف الدین خضر بن نجم الدین ابوالصلاح ایوب بن ناصر الدین محمد بن الشیخ ہمام الدین الھمام الخضیری السیوطی ہے۔آپ کی ولادت رجب کے مہینے میں اتوار کی رات 849ھ میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی آپ کی اچھی تربیت پہ بہت زیادہ حریص رہے۔آپ کے والد گرامی علماء شوافع میں سے تھے اور منصب قضا پر فائز تھے۔مگر جب آپ رضی اللہ عنہ کی عمر پانچ سال ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ کے والد ماجد انتقال فرما گئے۔والد کی وفات کے بعد آپ کی تربیت آپ کے والد گرامی کے ایک دوست نے کی جو کہ اپنے وقت کے صوفی تھے۔ انہوں نے آپ کی تربیت بڑے اچھے انداز میں کی۔آپ نے حفظ قرآن اور تجوید کے بعد لغت،فقہ اور حدیث کی طرف توجہ کی اور ان میں ایک ممتاز مقام حاصل کیا۔

آپ نے تحصیل علم کی خاطر شام،یمن،حجاز،ہند اور مغرب کی طرف بھی سفر کیا۔علم فقہ میں آپ نے سراج الدین بلقینی اور حدیث میں حافظ ابن حجر سے کسب فیض کیا۔آپ سات علوم یعنی تفسیر،حدیث،فقہ،نحو،معانی،بیان اور بدیع میں ملکہ تام رکھتے تھے۔شروع شروع میں آپ کو علم منطق سے دلچسپی تھی مگر پھر آپ کی طبیعت میں اس علم کی نفرت موجزن ہوگئی۔آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ ابن الصلاح اس علم کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس علم کی بجائے میرے دل میں علم حدیث کی محبت ڈال دی جو کہ سب سے اشرف علم ہے۔

آپ کے اساتذہ میں سراج الدین بلقینی ، الشیخ شرف الدین مناوی ، محی الدین الکافجی، شمس الدین محمد بن موسیٰ سیرامی اور تقی الدین حنفی جیسے بڑے بڑے نام شامل ہیں ۔ آپ نے تقریباً ڈیڑھ سو علماء سے علم حاصل کیا۔ اسی طرح آپ کے شاگردوں میں بھی زین الدین ابو حفص عمر بن احمد محدث حلب، محمد بن احمد بن ایاس ، محمد بن یوسف شامی ، ابن طولون محمد بن علی اور عبدالوہاب بن احمد شعرانی جیسے جلیل القدر نام شامل ہیں۔

آپ بیک وقت امام ، مؤرخ ، مفسر ، محدث، حافظ اور ادیب کی صفات سے متصف تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم حدیث میں تبحّر وافر عنایت فرمایا تھا۔ آپ روایت اور درایت میں اپنے وقت میں حجت تھے۔ آپ نے علم حدیث میں وہ مقام حاصل کیا تھا کہ اپنے وقت میں آپ اس میدان میں سند کی حیثیت رکھتے تھے۔ اس بات پہ اتفاق ہے کہ حافظ ابن حجر کے بعد علم حدیث میں آپ ہی کا راج ہے اور حافظ اور امام کا لقب آپ ہی کو زیب دیتا ہے۔ علم حدیث کے ساتھ ساتھ آپ کو علم طب سے تھوڑا بہت شغف تھا۔ اس علم میں آپ کی کتاب طب نبوی اہمیت کی حامل ہے ۔ اس کتاب میں انہوں نے طب کے متعلق احادیث جمع کیں اور ان کے ساتھ مختلف اطباء کے اقوال نقل کیے جو ان احادیث کی شرح کا کام دیتے ہیں۔

آپ نے مختلف علوم وفنون میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور بہت کتابیں بھی تصنیف کیں ۔ آپ کی طرف منسوب کتب کی کل تعداد سات سو پچیس ہے، جن میں تفسیر ، حدیث، بلاغت ، اصول حدیث وتفسیر، علم طب ، فتاویٰ ، فضائل ، اسماء رجال اور فقہ وغیرہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

مختصر احوال سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا

بقلم

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

آپ فاطمہ بنت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہیں۔ آپ ہاشمی خاتون ہیں۔ آپ کا شمار قریش کی نابغہ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ فصاحت و بلاغت میں اپنی مثال آپ تھیں۔ آپ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور آپ سے آپ کے بیٹوں کے علاوہ حضرت علی، حضرت عائشہ، ام سلمہ، حضرت سلمٰی، ام رافع اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے جبکہ فاطمہ بنت حسین بھی آپ سے مرفوع روایات لیتی ہیں۔ آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی مگر عزیز ترین صاحبزادی تھیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی حضرت زینب، پھر حضرت رقیہ، ان کے بعد ام کلثوم اور سب سے چھوٹی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

آپ کی ولادت کے سال میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ واقدی کا کہنا ہے کہ حضرت ابو جعفر امام باقر رضی اللہ عنہما حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اس سال پیدا ہوئیں جب کعبہ زیر تعمیر تھا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینتیس سال تھی۔ ابو عمر نے عبیداللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر سے ایک قول نقل کیا ہے کہ آپ کی ولادت نبوت کے اکتالیسویں برس ہوئی۔ اس کے مطابق آپ کی ولادت بعثت نبوی کے کم و بیش ایک سال پہلے ہوئی۔

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت یہ دونوں

آپس میں یہ گفتگو فرما رہے تھے کہ ہم میں سے بڑا کون ہے؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے علی رضی اللہ عنہ! آپ قریش کے کعبہ تعمیر کرنے سے کچھ سال پہلے پیدا ہوئے۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اے فاطمہ! آپ اس وقت پیدا ہوئیں جب قریش کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے اور نبی پاک ﷺ کی عمر مبارک پینتیس برس تھی۔

مرفوع روایت ہے کہ آپ کا نام فاطمہ رضی اللہ عنہا اس لیے رکھا گیا کیونکہ اللہ نے آپ اور آپ کی اولاد کو جہنم کی آگ سے محفوظ کیا ہوا ہے۔ امام نسائی کا کہنا ہے کہ آپ کا نام فاطمہ اس لیے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ اور آپ کے چاہنے والوں کو جہنم کی آگ سے چھڑایا ہوا ہے۔ آپ کو بتول بھی کہا جاتا ہے۔ بتول کا مطلب ہے قطع کرنا۔ آپ کو بتول اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ آپ نے علم و فضل میں اپنے زمانے کی ساری عورتوں کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ یا پھر آپ کو بتول اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ آپ نے دنیا سے قطع تعلق کر کے اللہ سے لو لگالی تھی۔

نبی پاک ﷺ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شدید محبت تھی۔ آپ کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہجرت کے تیسرے سال ہوا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق آپ کی شادی ہجرت کے ایک سال بعد ہوئی۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ کی شادی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی کی فوراً بعد ہجرت کے دوسرے برس میں ہوئی۔ مہینے کے اعتبار سے رجب اور شعبان کا نام آتا ہے۔

ایک روایت میں صفر کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ شادی کے وقت آپ کی عمر پندرہ سال اور ساڑھے پانچ ماہ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر اکیس سال اور پانچ ماہ تھی۔ جب تک حیات رہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا۔ طبرانی شریف میں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی میں موجود تھے۔ہم لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا خوبصورت دولہا کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت یحییٰ بن یعلی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے پاس (شادی کے لیے) کیا کچھ ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میرا گھوڑا اور زرہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑا (جنگی اعتبار) ضروری ہے۔ ہاں زرہ کو فروخت کر دو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے زرہ کو چار سو اسی درہم میں بیچ دیا اور رقم لے کر نبی پاک ﷺ کے پاس آ گیا۔ آپ ﷺ نے ساری رقم جھولی میں ڈالی پھر ایک مٹھی بھر کے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس رقم سے ہمارے لیے کوئی بہترین سودا کرو جبکہ باقی رقم ام ایمن کو دے دو کہ رقم بھی عورت کا مہر ہو سکتی ہے۔ اس طرح نبی پاک ﷺ نے آپ کی شادی فرمائی۔ مہر کے بارے میں ایک جگہ زرہ کا جبکہ ایک دوسری جگہ چار سو درہم کا نام آتا ہے۔ ابو جعفر کہتے ہیں کہ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ عقد نکاح زرہ پر ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے زرہ کو فروخت کرا دیا اور حاصل ہونے والی رقم کو بطور مہر ادا کیا گیا۔

نبی پاک ﷺ کی ساری نسل حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت فاطمہ سے ہوئی۔ آپ سے امام حسن، امام حسین، سیدہ زینب، ام کلثوم اور رقیہ رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے۔ حضرت لیث کا یہی کہنا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہنا ہے کہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سن بلوغت کو پہنچنے سے پہلے ہی چھوٹی عمر میں وفات پا گئی تھیں۔ اسی طرح حضرت محسن رضی اللہ عنہ بھی بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی

ساری اولاد نبی پاک ﷺ کی وفات سے قبل ہوئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار نبی پاک ﷺ نے پوچھا کہ عورتوں کے لیے کیا چیز بہتر ہے؟ تمام صحابہ خاموش رہے۔ میں گھر آیا تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نبی پاک ﷺ کا کیا گیا سوال دوہرایا۔ آپ نے جواب دیا کہ عورتوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ نہ مردوں کو دیکھیں اور نہ ہی مرد ان کو دیکھیں۔ جب میں نے یہ جواب نبی پاک ﷺ کے گوش گزار کیا تو آپ نے فرمایا "فاطمہ میرا ٹکڑا ہے"۔

حضرت امام سجاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کی وفات مغرب و عشا کے درمیانی وقت میں ہوئی۔ نماز جنازہ کے لیے حضرت ابوبکر، عمر، زبیر اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم حاضر ہوئے۔ جب آپ کی میت جنازے کے لیے لائی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امامت کے لیے آگے تشریف لائیے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ آپ کی موجودگی میں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! آپ ہی آگے تشریف لائیے۔ اللہ کی قسم! آپ کے علاوہ کوئی جنازہ نہیں پڑھائے گا۔ لہٰذا آپ کا جنازہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھایا اور آپ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

آپ کی قبر انور کہاں ہے؟ اس بارے میں حافظ ابوعمر بن عبدالبر ذکر کرتے ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو وفات کے بعد اپنی والدہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک مشہور و معروف ہے کہ وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی قبر کے پہلو میں واقع ہے۔ آپ سے مروی احادیث کی کل تعداد اٹھارہ ہے۔

خاتونِ جنت سیدۃ کائنات
فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا
کے دو شعروں کو
بقائے دوام حاصل ہے

خیر و برکت کے حصول کیلئے قارئین کی نذر ہے

مَا ذَا عَلٰی شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ ﷺ
اَنْ لَّا یَشُمَّ مُدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

جس نے خاکِ احمد ﷺ سونگھی ہے
اگر وہ عمر بھر کوئی (خوشبو) نہ سونگھے تو کیا تعجب ہے

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّھَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

(آپ ﷺ کے وصال کے بعد) مجھ پر وہ مصائب ٹوٹے ہیں،
یہ مصائب اگر "دنوں" پر ٹوٹتے تو "دن راتوں میں تبدیل ہو جاتے"۔

باب سوم

انتخاب از

مُسْنَد فَاطِمَةُ الزَهَراء

رَضِیَ اللّٰہ تعَالیٰ عَنھَا

تَألیف

أبو الفضل جلال الدين عبد الرحمٰن السيوطي

المتوفى سنة ۹۱۱ھ

1

اِذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰی فُلَانٍ وَّ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قَلَادَةً مِّنْ عَصَبٍ وَّ سِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَآ اُحِبُّ اَنْ يَّاْكُلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِيْ حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا۔

[حوالہ: مسند امام احمد]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ یہ لے کر فلاں بندے کے پاس جاؤ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے منکوں کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن لے آؤ۔ بے شک یہ میرے اہل بیت ہیں اور میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ یہ اپنی تمام اچھائیں دنیا میں ہی ختم کرلیں۔

2

يَا فَاطِمَةُ قُوْمِيْ وَ اشْهَدِيْ أُضْحِيَتَكِ أَمَا أَنَّ لَكِ بِأَوَّلِ قَطْـرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا مَغْفِرَةً لِكُلِّ ذَنْبٍ، أَمَا أَنَّهُ يُجَآءُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلُحُومِهَا وَ دِمَآئِهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا حَتّٰى تُوْضَعَ فِيْ مِيْزَانِكِ هِيَ لِآلِ مُحَمَّدٍ وَّ النَّاسِ عَامَّةً۔

[حوالہ متفق علیہ]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے فاطمہ! اٹھیں اور اپنی قربانی کے سامنے کھڑی ہو جائیں۔ اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پہ گرتے ہی ہر گناہ کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ قیامت کے دن یہ (قربانی کیے گئے) جانور اپنے گوشت اور خون کے ساتھ ستر گنا اجر لے کر آئیں گے یہاں تک کہ تیرے میزان میں رکھے جائیں گے۔ یہ آلِ محمد کے لیے بالخصوص اور باقی لوگوں کیلئے بالعموم ہے۔

3

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ اَبَا بَكْرٍ وَّ
عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَطْلُبُ مِیْرَاثَهَا مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :
سَمِعْنَاهُ یَقُوْلُ : لَآ اُوْرِثُ۔

[حوالہ متفق علیہ، مسند امام احمد]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا مطالبہ کیا تو انہوں جواباً ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے ہوئے سنا ہے کہ ہم انبیاء لوگ وراثت نہیں چھوڑتے۔

كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُثْنِىْ بِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ يَأْتِيْ اَزْوَاجَهُ۔

[حوالہ: مستدرک حاکم]

حضرت ابی ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے، دو رکعت نماز ادا فرماتے، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آتے اور اس کے بعد ازواج مطہرات کے پاس تشریف لاتے۔

كَانَ كَثِيرًا مَّا يُقَبِّلُ عَرْفَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

[حوالہ: ابن عساکر]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ کثرت سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیشانی پر بوسے فرمایا کرتے تھے۔

6

عَنْ عَلِيٍّ اِنَّ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ تَقُوْلُ وَا اَبَتَاهُ مِنْ رَّبِّهٖ مَآ اَدْنَاهُ، وَا اَبَتَاهُ جِنَانُ الْخُلْدِ مَاْوَاهُ، وَ اَبَتَاهُ رَبُّهٗ يُكْرِمُهٗ اِذَا اَدْنَاهُ الرَّبُّ وَ الرُّسُلُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ حِيْنَ تَلْقَاهُ۔

(بحوالہ: مستدرک حاکم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی پاک ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا واہ میرے وہ باپ! آپ اپنے ربّ کے کتنے قریب تھے؟ واہ میرے وہ باپ کہ خلدیں بریں جن کا ٹھکانا ہے۔ واہ میرے وہ باپ کہ جس کی ربّ نے تکریم کی جب وہ اس کے قریب ہوا۔ واہ میرے وہ باپ کہ جس پر رسولوں نے سلام کہا جب وہ اس سے ملے۔

7

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَثَقُلَ ضَمَّتْہُ فَاطِمَۃُ اِلٰی صَدْرِھَا ثُمَّ قَالَتْ : وَاکُرْبَاہُ لِکَرْبِ اَبَتَاہُ، ثُمَّ قَالَتْ : یَآ اَبَتَاہُ مِنْ رَّبِّہٖ مَآ اَدْنَاہُ یَآ اَبَتَاہُ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ نَنْعَاہُ یَآ اَبَتَاہُ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاہُ یَآ اَبَتَاہُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاہُ ثُمَّ قَالَتْ : یَآ اَنَسُ کَیْفَ طَابَتْ اَنْفُسُکُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ التُّرَابَ۔

[حوالہ: مسند ابو یعلیٰ]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی پاک ﷺ بیمار ہوئے اور بیماری بڑھتی چلی گئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو سینے سے لگایا اور کہا "میرے والد کریم کی بیماری!" پھر کہا "میرے والدِ گرامی کہ جن سے بڑھ کر کوئی اپنے رب کے قریب نہیں۔ میرے والدِ گرامی کہ جنت الفردوس جن کا ٹھکانا ہے۔ میرے والدِ گرامی کہ جنہوں نے اپنے رب کا بلاوا قبول کیا"۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے انس! آپ لوگوں کو کیسے لگا کہ اپنے ہاتھوں سے نبی پاک ﷺ کے جسم پہ مٹی ڈالی۔

8

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَعَلَ يَنْبَسِطُ وَ يَقْبِضُ أُخْرَى، قَالَتْ فَاطِمَةُ : يَآ أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَآ أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرَئِيلَ أَنْعَاهُ يَآ أَبَتَاهُ مِنْ رَّبِّهٖ مَا أَدْنَاهُ يَآ أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ، فَلَمَّا دَفَنَّاهُ قَالَتْ لِيْ فَاطِمَةُ : يَآ أَنَسُ كَيْفَ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ التُّرَابَ۔

[حوالہ: مسند ابو یعلیٰ]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی پاک ﷺ کی بیماری شدید ہوئی تو آپ ﷺ کبھی ایک ٹانگ لمبی کرتے تو دوسری لپیٹ لیتے۔ (یہ دیکھ کر) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "اے میرے والد کہ جس نے اپنے رب کے بلاوے کو قبول کیا۔ ہم جبرائیل علیہ السلام کو اس کی خبر دیتے ہیں۔ اے میرے والد کہ جس سے بڑھ کر کون اپنے رب کے قریب ہے؟ جنت الفردوس جس کا ٹھکانا ہے"۔ جب ہم نے آپ ﷺ کو دفن کر دیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا اے انس! تم لوگوں کو نبی پاک ﷺ پر خاک بھر مٹھیاں ڈالنا کیسا لگا؟

يَا بُنَيَّةُ قُومِي وَاشْهَدِي رِزْقَ رَبِّكِ وَلَا تَكُونِي مِنَ الْغَافِلِينَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُقَسِّمُ أَرْزَاقَ النَّاسِ مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلٰى طُلُوعِ الشَّمْسِ۔

[حوالہ: ابن حبان]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے (کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ) اے میری بیٹی! اٹھو، اللہ سے رزق طلب کرو اور غافل نہ بنو۔ بے شک اللہ تعالیٰ طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان لوگوں میں رزق تقسیم فرماتے ہیں۔

عَنْ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَاِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

[حوالہ: مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن شیبہ]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے " بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ " ابتدا اللہ کے نام سے اور سلام اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنی رحمت کے دروازے مجھ پہ کھول دے۔ اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو بھی یہی کلمات ادا فرماتے تھے۔

11

يَا فَاطِمَةُ اِنَّهٗ لَمْ يُبْعَثْ نَبِیٌّ اِلَّا عُمِّرَ الَّذِیْ بَعْدَهٗ نِصْفَ عُمْرِہٖ وَاِنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ بُعِثَ رَسُوْلًا لِّاَرْبَعِیْنَ وَاِنِّیْ بُعِثْتُ لِعِشْرِیْنَ۔

[حوالہ: طبقات ابن سعد]

حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ! اللہ نے ہر نبی کو اتنی عمر میں مبعوث کیا جب اس کی اس عمر کا نصف باقی تھا اور عیسیٰ بن مریم چالیس سال جبکہ میں (تقریباً) بیس سال کے لیے مبعوث کیا گیا۔

12

انَّ اللهَ تَعالٰی اَمَرَنِی اَن اُزَوِّجَ فاطِمَةَ مِنْ عَلیٍّ۔

(حوالہ طبرانی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کروں۔

13

اُسکُتِی فَقَد اَنکَحتُکِ اَحَبَّ اَھلِ بَیتِی اِلَیَّ۔ قَالَهُ لِفَاطِمَةَ۔

[حوالہ: مستدرک حاکم]

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ خاموشی اختیار کرو۔ تحقیق میں نے تمہارا نکاح اپنے اہل بیت میں اپنے سب سے محبوب بندے سے کیا ہے۔

14

اَما تَرضِینَ اِنّی زَوَّجتُكِ اَوَّلَ المُسلِمِینَ اِسلامًا وَّ اَعلَمُهُم عِلمًا فَاِنَّكِ سَیِّدَةُ نِسآءِ اُمَّتِی كَمَا سَادَتْ مَرْیَمُ قَومَها، اما تَرضَینَ یَا فَاطِمَةُ اِنَّ اللّٰهَ اِطَّلَعَ عَلٰی اَهلِ الاَرضِ فَاختَارَ مِنهُم رَجُلَینِ فَجَعَلَ اَحَدَهُمَآ اَبَاكِ وَالآخَرَ بَعلَكِ۔

(حوالہ: مستدرک حاکم، طبرانی)

حضرت ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے بیٹی! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں نے تیرا نکاح اس بندے سے کیا ہے جو مسلمانوں میں از روئے اسلام سب سے پہلا مسلمان ہے اور ان میں سب سے زیادہ علم والا ہے پس بے شک تو اسی طرح اس امت کی عورتوں کی سردار ہے جس طرح حضرت مریم علیہا السلام اپنی قوم کی سردار تھیں۔ اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے پوری زمین (دنیا) کو دیکھا اور اس میں سے دو مردوں کا انتخاب کیا اور پھر ایک کو تمہارا باپ بنایا اور دوسرے کو تمہارا شوہر بنایا۔

زَوَّجْتُكِ خَيْرَ اَهْلِیْ اَعْلَمُهُمْ عِلْمًا وَ اَفْضَلُهُمْ حِلْمًا وَّ اَوَّلُهُمْ سِلْمًا ــــــ قَالَهُ لِفَاطِمَةَ۔

[حوالہ خطیب بغدادی]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ میں نے تیرا نکاح اپنے اہل بیت میں سب سے اچھے انسان سے کیا ہے۔ جو ان میں سب زیادہ علم والا، حلم میں ان سب سے افضل اور سلام میں ان سب پر سبقت لے جانے والا ہے۔

يَآ اَنَسُ اَتَدرِي مَا جَآءَ نِي بِهٖ جِبرَئِيلُ مِنْ عِنْدَ صَاحِبِ الْعَرْشِ ؟ قَالَ : اِنَّ اللهَ اَمَرَنِي اَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ۔

[حوالہ سنن کبریٰ، خطیب بغدادی، تاریخ ابن عساکر]

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ مجھ سے فرمایا اے انس! کیا تم جانتے ہو کہ ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام، اللہ کی طرف سے کیا پیغام لے کے آئے تھے؟ پھر خود ہی فرمایا (کہ یہ پیغام لے کے آئے تھے) کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں حضرت فاطمہ ؓ کی شادی حضرت علی ؓ سے کروں۔ (حضرت انس ؓ فرماتے کہ میں نبی پاک ﷺ کے پاس تھا کہ آپ پہ وحی کا نزول شروع ہوا۔ جب وحی ختم ہوئی تو آپ نے مجھ سے یہ فرمایا)۔

17

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ حُمِلْتُ عَلَى الْبُرَاقِ وَ حُمِلَتْ فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَتِي الْقُصْوَاءِ وَ حُمِلَ بِلَالٌ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ وَ هُوَ يَقُولُ : اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ إِلَى آخِرِ الْأَذَانِ يَسْمَعُ الْخَلَائِقُ۔

[حوالہ کنز العمال]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں براق پہ سوار ہوں گا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میری اونٹنی قصوئی پہ سوار ہوں گی جبکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جنت کے ایک ناقے پہ سوار ہوں گے۔ وہ (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) مکمل اذان دیں گے اور ساری مخلوق اس (اذان) کو سنے گی۔

اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبِّىْ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُبَشِّرَنِىْ اَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

[حوالہ ترمذی شریف]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا تھا۔ اس نے اپنے رب سے اجازت لی کہ مجھے سلام کرے اور مجھے یہ خوش خبری دے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی جبکہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ
ـ قَالَهُ لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ۔

[حوالہ: مسند امام احمد، طبرانی، مستدرک حاکم]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سے مخاطب ہو کر) فرمایا کہ میں اس سے لڑنے والا ہوں جو تم سے لڑے اور اس کو سلامتی دینے والا ہوں جو تم کو سلامتی دے۔

إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَأَنْتَ وَ
فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، قَالَ عَلِيٌّ:
فَمُحِبُّونَا قَالَ: مِنْ وَّرَآئِكُمْ۔

(حوالہ: مستدرک حاکم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
فرمایا میں، تم، فاطمہ، حسن اور حسین سب سے پہلے جنت میں
داخل ہوں گے۔

اِنَّ فَاطِمَةَ وَعَلِیًّا وَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ فِیْ حَضِیْرَۃِ الْقُدْسِ فِیْ قُبَّۃٍ بَیْضَآءَ سَقْفُھَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

[حوالہ طبرانی، مجمع الزوائد]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ، علی، حسن اور حسین بارگاہِ قدس میں ایک سفید گنبد (والے مکان) میں ہوں گے جس کا چھت اللہ کا عرش ہوگا۔

اِنَّ لِكُلِّ بَنِی اَبٍ عُصبَةً يَنتَمُونَ اِلَيهَا اِلَّا وُلدِ فَاطِمَةَ فَانَا وَلِيُّهُم وَ انَا عُصبَتُهُم، وَهُم عِترَتِی خُلِقُوا مِن طِينَتِی وَيلٌ لِلمُكَذِّبِينَ بِفَضلِهِم، مَن اَحَبَّهُم اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَن اَبغَضَهُم اَبغَضَهُ اللّٰهُ۔

(حوالہ: مستدرک حاکم، مجمع الزوائد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان کا باپ کی طرف سے ایک سلسلہ نسب ہوتا ہے سوائے اولادِ فاطمہ کے کہ میں ان کا ولی اور باپ ہوں اور یہ میری اولاد ہیں۔ ان کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے۔ ان کی فضیلت کا انکار کرنے والے کے لیے ویل (جہنم کی ایک وادی، یا تباہی مراد ہے) ہے۔ جو ان سے محبت کرے گا اللہ بھی اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

اَنَا وَعَلِیٌّ وَّفَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ قُبَّۃٍ تَحْتَ الْعَرْشِ۔

[حوالہ طبرانی، مجمع الزوائد]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین عرش الٰہی کے نیچے ایک قبے (گنبد) میں ہوں گے۔

اَلَآ اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا يَحِلُّ لِجُنُبٍ وَّلَا لِحَآئِضٍ اِلَّا لِلنَّبِيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِيٍّ، اَلَا بَيَّنْتُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا۔

[رواہ الطبرانی شریف]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار! اس مسجد (نبوی) سے کسی جنبی (جس پہ غسل فرض ہو) اور حیض والی عورت کے لیے گزرنا جائز نہیں سوائے میرے، میری ازواج، فاطمہ اور علی کے۔ میں نے اس بات کو (تم پہ) واضح کر دیا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔

اَلَآ اِنَّ مَسْجِدِیْ هٰذَا حَرَامٌ عَلٰی کُلِّ حَآئِضٍ مِّنَ النِّسَآءِ وَکُلِّ جُنُبٍ مِّنَ الرِّجَالِ اِلَّا عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَهْلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ عَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ۔

[حوالہ: متفق علیہ]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ہر حائضہ عورت اور جنبی مرد پہ حرام ہے کہ وہ اس میری اس مسجد (نبوی) میں داخل ہو مگر محمد اور ان کے اہل بیت یعنی علی، فاطمہ، حسن اور حسین۔

اَلَا لَا یَحِلُّ ھٰذَا الْمَسْجِدُ لِجُنُبٍ وَّلَا
حَآئِضٍ اِلَّا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ وَعَلِیٍّ وَّ فَاطِمَۃَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ،
اَلَا قَدْ بَیَّنْتُ لَکُمُ الْاَشْیَآءَ اَنْ تَضِلُّوْا۔

[حوالہ متفق علیہ]

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک نے فرمایا کہ ہر حائضہ عورت اور جنبی مرد پہ اس مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے سوائے اللہ کے رسول، علی، فاطمہ، حسن اور حسین کے۔ خبردار! میں نے وضاحت کر دی تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔

خَيرُ رِجَالِكُمْ عَلِيٌّ وَ خَيرُ شَبَابِكُمُ الْحُسَيْنُ وَ خَيرُ نِسَآئِكُمْ فَاطِمَةُ۔

[حوالہ: خطیب بغدادی، ابن عساکر]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے مردوں میں سب سے بہترین حضرت علی، تمہارے نوجوانوں میں سب سے بہترین حسین اور تمہاری عورتوں میں سب سے بہترین حضرت فاطمہ ہیں۔

عُرِضَ لِیْ مَلَکٌ اِسْتَاذَنَ اَنْ یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَ یُبَشِّرَنِیْ بِبُشْرٰی اَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَ اَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔

(حوالہ صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس نے اجازت مانگی کہ مجھے سلام پیش کرے اور یہ خوش خبری دے کہ حضرت فاطمہ جنتی عورتوں کی جبکہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

مَنْ اَحَبَّ هٰؤُلَاءِ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَهُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ یَعْنِی الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ وَ فَاطِمَةَ وَ عَلِیًّا۔

[حوالہ: تاریخ ابن عساکر]

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ان (یعنی حضرت حسن، حسین، فاطمہ اور علی) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

فِی الجَنَّۃِ دَرَجَۃٌ تُدعٰی الوَسِیلَۃُ فَاِذَا سَاَلتُمُ اللّٰہَ فَسَلُوا لِی الوَسِیلَۃَ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ سَلَّمَ مَن یَّسکُنُ مَعَکَ فِیہَا قَالَ : عَلِیٌّ وَّ فَاطِمَۃُ وَ الحَسَنُ وَ الحُسَینُ۔

(حوالہ: ابن مردویہ عن علی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک مقام ہے جس کا نام وسیلہ ہے۔ جب تم اللہ سے کوئی سوال کرو تو میرے لیے وسیلہ مانگا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس مقام پہ آپ کے ساتھ اور کون ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا علی، فاطمہ، حسن اور حسین۔

اَبشِرِیْ یَا فَاطِمَۃُ فَاِنَّ الْمَھْدِیَّ مِنْكِ۔

[حوالہ تاریخ ابن عساکر]

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے فاطمہ! تجھے بشارت ہو کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ تیری اولاد سے ہوں گے۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادٰى مُنَادٍ مِّنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ يَآ اَهْلَ الْجَمْعِ نَكِّسُوْا رُؤُوْسَكُمْ وَ غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَى الصِّرَاطِ فَتَمُرُّ مَعَ سَبْعِيْنَ اَلْفَ جَارِيَةٍ مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ كَمَرِّ الْبَرْقِ۔

[حوالہ۔ ابوبکر فی الغیلانیات]

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک منادی آسمان کے کناروں سے آواز لگائے گا کہ اے اہل محشر! اپنے سر جھکاؤ اور اپنی نگاہیں نیچی کراو تاکہ فاطمہ بنت محمد پل صراط سے گزر سکیں۔ پس آپ اپنی ستر ہزار خادماؤں کے ساتھ بجلی کی تیزی سے گزر جائیں گی۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادٰى مُنَادٍ مِّنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ اَيُّهَا النَّاسُ غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَجُوْزَ فَاطِمَةُ اِلَى الْجَنَّةِ۔

[حوالہ: ابوبکر فی الغیلانیات]

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک منادی آواز لگائے گا کہ اے اہل محشر! اپنی نگاہوں کو جھکا لو تاکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت میں تشریف فرما ہو سکیں۔

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُنَادِىْ مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ أَيُّهَا النَّاسُ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَجُوْزَ فَاطِمَةُ إِلَى الْجَنَّةِ۔

[حوالہ ابوبکر فی الغیلانیات]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک منادی آواز لگائے گا کہ اے لوگو! اپنی نگاہیں جھکا لو، اے لوگو! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت میں تشریف فرما ہو سکیں۔

35

إِنَّ فَاطِمَةَ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ وَ اَنَا اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِیْ دِیْنِهَا وَ اِنِّیْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰكِنْ وَ اللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ تَحْتَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَبَدًا۔

[حوالہ: سنن ابوداؤد، مسند احمد]

میسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ اس کو اس کے دین میں آزمایا جائے اور میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے والا نہیں ہوں لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسول محمد اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی بندے کی نکاح میں کبھی بھی جمع نہیں ہوں گی۔

اِنَّ جِبرَئِیلَ کَانَ یُعَارِضُنِی القُرآنَ کُلَّ سَنۃٍ مَّرَّۃً وَّ اِنَّہٗ عَارَضَنِی [بِالقُرآنِ] العَامَ مَرَّتَینِ وَلَاَ اُرَانِی اِلَّا حَضَرَ اَجَلِی وَ اِنَّكِ اَوَّلُ اَھلِ بَیتِی لَحَاقًا بِی فَاتَّقِی اللہَ وَ اصبِرِی فَاِنَّہٗ نِعمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ۔

[حوالہ: متفق علیہ، سنن ابن ماجہ]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے مجھے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے قرآن کا ایک دور کیا کرتے تھے مگر اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے۔ میرے نزدیک ایسا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میری موت کا وقت قریب ہے۔ اے فاطمہ! میرے اہل بیت میں سے تو ہی سب سے پہلے مجھ سے ملے گی۔ پس اللہ سے ڈر اور صبر کر کہ میں سب سے بہترین ہے اور میں تیرے لیے ہوں۔

إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّی یُؤْذِیْنِیْ مَا آذَاهَا وَ
یُنْصِبُنِیْ مَا أَنْصَبَهَا۔

[حوالہ: ترمذی، مسند احمد، مستدرک حاکم]

حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے
فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ جو اس کے لیے باعثِ اذیت ہے
وہی میرے لیے باعثِ اذیت ہے اور جو اس کے لیے گرانی کا
باعث ہے وہ میرے لیے بھی گرانی کا باعث ہے۔

38

يَا فَاطِمَةُ اَلَآ تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِىَ سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

[حوالہ: متفق علیہ]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرمایا کہ اے فاطمہ! کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ تو مومنوں کی عورتوں کی سردار ہے۔

اَتَانِیْ مَلَکٌ فَسَلَّمَ عَلَیَّ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ لَمْ یَنْزِلْ قَبْلَھَا فَبَشَّرَنِیْ اَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَ اِنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔

[حوالہ: تاریخ ابن عساکر]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک ایسا فرشتہ آیا جو اس سے پہلے کبھی زمین پہ نازل نہیں ہوا تھا۔ پس اس نے مجھے سلام کیا اور یہ بشارت دی کہ حسن اور حسین جنتی جوانوں کے جبکہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

أَحَبُّ أَهْلِيْ إِلَيَّ فَاطِمَةُ۔

[حوالہ: ترمذی شریف، مستدرک حاکم]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے سارے اہل و عیال میں سے حضرت فاطمہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ وَرَآءِ الْحُجُبِ يَآ أَهْلَ الْجَمْعِ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُرَّ۔

[حوالہ: مستدرک حاکم]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی پردوں کے پیچھے سے آواز دے گا اے اہل محشر! فاطمہ بنت محمد کے گزرنے تک اپنی نگاہوں جھکائے رکھو۔

اِنَّ فَاطِمَةَ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَهَا اللّٰهُ وَ
ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ۔

[حوالہ: مستدرک حاکم، طبرانی شریف]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا بے شک فاطمہ نے اپنی عزت کی حفاظت کی پس اللہ
تعالیٰ نے ان کو اور ان کی ذریت کو آگ (جہنم) پہ حرام کر دیا۔

اَوَّلُ مَنْ يُّلْحِقُنِىْ مِنْ اَهْلِىْ اَنْتِ يَا فَاطِمَةُ،
وَاَوَّلُ مَنْ يُّلْحِقُنِىْ مِنْ اَزْوَاجِىْ زَيْنَبُ وَ
هِىَ اَطْوَلُكُنَّ كَفًّا۔

[حوالہ تاریخ ابن عساکر]

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ازواج میں سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سب سے پہلے مجھ سے ملیں گی اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کفو میں تم سب سے بہتر ہیں۔

فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّی فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِی۔

(حوالہ: بخاری شریف)

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ جس نے انہیں غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا۔

فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّیْ یَقْبِضُنِیْ مَا یَقْبِضُهَا وَ یَبْسُطُنِیْ مَا یَبْسُطُهَا وَ اِنَّ الْاَنْسَابَ، تَنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غَیْرَ نَسَبِیْ وَ سَبَبِیْ وَ صِهْرِیْ۔

[حوالہ مسند امام احمد مستدرک حاکم]

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ جس نے انہیں راحت پہنچائی اس نے مجھے راحت پہنچائی اور جس نے انہیں تنگ کیا اس نے مجھے تنگ کیا۔ قیامت کے دن سوائے میرے سلسلہ نسب کے باقی سارے حسب نسب ختم ہو جائیں گے۔

فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ۔

[بحوالہ: مستدرک حاکم]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سوائے مریم بنت عمران کے باقی ساری جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

فَاطِمَۃُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْکَ وَاَنْتَ اَعَزُّ عَلَیَّ مِنْهَا ـــ قَالَہٗ لِعَلِیٍّ۔

[حوالہ مستدرک حاکم]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے علی! فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔

اِبْنَتِیْ فَاطِمَۃُ حُوْرَآءُ آدَمِیَّۃٌ لَّمْ تَحِضْ وَلَمْ تَطْمِثْ، وَاِنَّمَا سَمَّاهَا اللّٰهُ فَاطِمَۃَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَطَمَهَا وَمُحِبِّیْهَا مِنَ النَّارِ۔

[حوالہ خطیب بغدادی]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ انسانی حور ہے جس کو حیض و نجاست سے پالا نہیں ہے۔ اس کا نام اللہ نے فاطمہ رکھا ہے کیونکہ اللہ نے اس کو اور اس کے (اہل بیت کے) چاہنے والوں کو جہنم سے نجات دی ہوئی ہے۔

اِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ لِاَنَّ اللّٰهَ فَطَمَهَا وَ مُحِبِّيْهَا عَنِ النَّارِ۔

[حوالہ: دیلمی شریف]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا نام اللہ نے فاطمہ رکھا ہے کیونکہ اللہ نے اس کو اور اس کے (اہل بیت کے) چاہنے والوں کو جہنم سے نجات دی ہوئی ہے۔

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ نَادٰی مُنَادٍ یَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ طَاطِئُوْا رُؤُوْسَکُمْ حَتّٰی تَجُوْزَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ۔

[حوالہ: خطیب بغدادی]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی آواز لگائے گا کہ اے اہل محشر! اپنے اپنے سر جھکا لو یہاں تک کہ فاطمہ بنت محمد گزر جائیں۔

اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ـــ قَالَهُ لِفَاطِمَةَ۔

[حوالہ: بخاری شریف]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے فاطمہ! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو۔

نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَآءِ فَاسْتَأذَنَ اللّٰهَ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ فَبَشَّرَنِي اَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهلِ الجَنَّةِ

[حوالہ: مستدرک حاکم]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا جس نے اللہ سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام پیش کرے اور اس چیز کی بشارت دی کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضِيْنَ اَنْ تَكُوْنِىْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔

(حوالہ مستدرک حاکم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت فاطمہ سے) فرمایا کہ اے فاطمہ! کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ تو اس امت اور تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار بن جائے۔

فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ بَعْدَ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ وَ آسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدَ۔

[حوالہ: مصنف ابن ابی شیبہ]

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریم بنت عمران، آسیہ زوجہ فرعون اور خدیجہ بنت خویلد کے بعد حضرت فاطمہ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔

اَوَّلُ شَخصٍ يَدخُلُ الجَنَّةَ فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ وَّمِثلُهَا فِى هٰذِهِ الاُمَّةِ مِثلُ مَريَمَ فِى بَنِى اِسرَآئِيلَ۔

[حوالہ: لسان المیزان، فضائل علی]

ابو یزید مدنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ فاطمہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گی۔ وہ اس امت میں اسی طرح ہیں جس مریم بنت عمران بنی اسرائیل میں تھیں۔

لَا تَبکِیْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَھلِیْ لَاحِقٌ بِیْ۔

[حوالہ طبرانی شریف]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے فاطمہ! نہ رو کہ میرے اہل و عیال میں تو ہی سب سے پہلے مجھ سے ملے گی۔

إنَّ اللهَ تعالٰى غيرُ معذِّبكِ ولا ولدكِ —
قالهُ لفاطمةَ۔

(حوالہ: طبرانی شریف)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے فاطمہ! اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری اولاد کو عذاب دینے والا نہیں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَیَغۡضَبُ لِغَضَبِ فَاطِمَۃَ وَ یَرۡضٰی لِرِضَاھَا۔

(حوالہ: دیلمی شریف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ناراضگی میں ناراض اور ان کی خوشی میں خوش ہے۔

يَا فَاطِمَةُ اِنَّ اللهَ لَيَغْضَبُ لِغَضَبِكَ وَ يَرْضٰى لِرِضَاكَ۔

(حوالہ: مسند ابو یعلیٰ، طبرانی شریف، مستدرک حاکم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے فاطمہ! اللہ تیرے غصے میں غصہ اور تیری رضا میں راضی ہوتا ہے۔

اِنَّ فَاطِمَةَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهَا بِاِحْصَانِ فَرْجِهَا وَ ذُرِّيَّتَهَا الْجَنَّةَ ۔

(حوالہ: طبرانی شریف)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ نے اپنی عزت کی حفاظت کی اور عزت کی حفاظت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی اولاد کو جنت میں داخل کر دیا۔

إنّما فاطِمةُ شَجنَةٌ مِّنّی یَبسُطُنی ما یبسُطُها
و یقبِضُنی ما یقبِضُها۔

[بحوالہ مستدرک حاکم طبرانی شریف]

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ فاطمہ میری شاخ ہے جس چیز نے اس کو خوش کیا اس نے
مجھے خوش کیا اور جس نے اس (کے دل) کو تنگ کیا اس نے مجھے
تنگ کیا۔

إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّي مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي۔

[حوالہ مستدرک حاکم]

حضرت ابو حنظلہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

63

اِنَّ ابنتی فَاطِمَۃَ بِضعَۃٌ مِنّی یُرِیْبُنِی مَآ
اَرَابِھَا وَ یُؤْذِیْنِی مَآ آذَاھَا۔

[حوالہ: طبرانی شریف]

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جو اس کے نزدیک مشکوک ہے وہ میرے نزدیک بھی مشکوک ہے اور جو چیز اسے اذیت دے وہ مجھے بھی اذیت دیتی ہے۔

إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا فَقَدْ أَغْضَبَنِي۔

[حوالہ: مصنف ابن ابی شیبہ]

محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے غضب ناک کیا اس نے مجھے غضب ناک کیا۔

لِکُلِّ بَنِیْ اُنْثٰی عُصْبَةٌ یَّنْتَمُوْنَ اِلَیْهِ اِلَّا وُلْدِ فَاطِمَةَ فَاَنَا وَلِیُّهُمْ وَ عُصْبَتُهُمْ۔

[حوالہ طبرانی شریف]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ہر انسان کا ایک سلسلہ نسب ہوتا ہے جس کی طرف اس کی نسبت ہوتی ہے سوائے اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ اور ولی میں ہی ہوں۔

66

اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا اِبْنَی الْخَالَةِ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ وَیَحْیٰی بْنَ زَكَرِیَّـآءَ، وَفَاطِمَةُ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ مَّرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ۔

[حوالہ طبرانی شریف، مسند ابویعلی، مستدرک حاکم]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین سوائے عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا کے تمام جنتی جوانوں کے اور فاطمہ سوائے مریم بنت عمران کی تمام جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

كُلُّ بَنِى اُمٍّ يَنْتَمُوْنَ اِلَى عُصْبَةٍ اِلَّا وُلْدَ فَاطِمَةَ فَاَنَا وَلِيُّهُمْ وَ اَنَا عُصْبَتُهُمْ۔

[حوالہ الجامع الصغیر طبرانی شریف]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان (نسل میں) اپنے سلسلہ آباء کی طرف منسوب ہوتا ہے سوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا ولی اور اصل میں ہی ہوں۔

68

إنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَآءِ لَمْ يَكُنْ زَارَنِي فَاسْتَأْذَنَ اللّٰهَ فِي زِيَارَتِي فَبَشَّرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ أُمَّتِي وَأَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

[بحوالہ مجمع الزوائد، طبرانی شریف]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان سے ایک فرشتہ آیا جس نے میری زیارت نہیں کی تھی پس اس نے اللہ سے میری زیارت کی اجازت مانگی اور مجھے یہ خوشخبری دی کہ فاطمہ میری امت کی عورتوں کی جبکہ حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

وَاللّٰہِ مَا مِنْ نَبِیِّ اِلَّا وَوَلَدُ الْاَنْبِیَآءِ غَیْرِیْ وَ اِنَّ اِبْنَیْكِ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّآ ابْنَی الْخَالَةِ یَحْیٰی وَعِیْسٰی ــــ قَالَهٗ لِفَاطِمَةَ۔

[حوالہ: طبرانی شریف، مجمع الزوائد]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اللہ کی قسم! میرے علاوہ ہر نبی کی اولاد تھی اور تیرے یہ دونوں بیٹے سوائے حضرت یحییٰ اور عیسیٰ کے سب جنتیوں کے سردار ہیں۔

خَدِیجَةُ خَیرُ نِسَآءِ عَالَمِهَا وَ مَرْیَمُ خَیرُ نِسَآءِ عَالَمِهَا وَ فَاطِمَةُ خَیرُ نِسَآءِ عَالَمِهَا۔

[حوالہ الجامع الصغیر]

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت خدیجہ، حضرت مریم اور حضرت فاطمہ اپنے اپنے جہان (دور) کی سب عورتوں سے بہتر ہیں۔

اَفْضَلُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلَدَ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ آسِيَةُ بِنْتُ مَزَاحِمِ اِمْرَاَةُ فِرْعَوْنَ۔

[حوالہ: مسند امام احمد، طبرانی شریف، مستدرک حاکم]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ بنت محمد اور حضرت مریم بنت عمران، حضرت آسیہ زوجہ فرعون جنت کی سب عورتوں سے افضل ہیں۔

خَيْرُ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَرْبَعٌ : مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّآسِيَةُ اِمْرَاَةُ فِرْعَوْنَ۔

[حوالہ: متفق علیہ، مسند امام احمد]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام جہانوں کی سب سے بہترین عورتیں چار ہیں: حضرت مریم بنت عمران، حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ بنت محمد، حضرت آسیہ زوجہ فرعون۔

سَيِّدَاتُ نِسَآءِ اَهلِ الجَنَّةِ اَربَعٌ : مَرْيَمُ وَ فَاطِمَةُ وَخَدِيجَةُ وَ آسِيَةُ۔

[حوالہ: مستدرک حاکم]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جنتی عورتوں کی سردار چار عورتیں ہیں: حضرت مریم، حضرت فاطمہ، حضرت خدیجہ، حضرت آسیہ۔

سَیِّدَاتُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ بَعْدَ مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فَاطِمَۃُ وَ خَدِیْجَۃُ وَ آسِیَۃُ اِمْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ۔

[حوالہ طبرانی شریف]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ حضرت مریم بنت عمران، حضرت فاطمہ، حضرت خدیجہ اور حضرت آسیہ زوجہ فرعون جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

اَرْبَعُ نِسْــوَةٍ سَادَاتُ عَالَمِهِنَّ : مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ آسِيَةُ امْــرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَ خَدِيْجَةُ بِنْــتُ خُوَيْلَدَ وَ فَــاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ اَفْضَلُهُنَّ عِلْمًا فَاطِمَةُ۔

[حوالہ شعب الایمان]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار عورتیں اپنے اپنے جہان (دور) کی سردار ہیں: حضرت مریم بنت عمران، حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت آسیہ زوجہ فرعون، حضرت فاطمہ بنت محمد لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ علم کے اعتبار سے ان سب پہ فضیلت رکھتی ہیں۔

مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ لِيُصَلُّوْا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ تَقَدَّمْ فَقَالَ : مَا كُنْتُ لَا تَقَدَّمَ وَ اَنْتَ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَصَلّٰى عَلَيْهَا۔

(حوالہ کنز العمال، خطیب بغدادی)

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمر اور حضرت ابو بکر بھی جنازے کے لیے تشریف لائے۔ حضرت ابو بکر نے حضرت علی سے فرمایا کہ (امامت کے لیے) آگے تشریف لائیے۔ (یہ سن کر) حضرت علی نے جواب دیا کہ میں کیسے آگے بڑھوں جبکہ آپ خلیفہ رسول بھی موجود ہیں۔ پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ اُمَّ کُلْثُوْمٍ جَآءَ تْ اِلٰی
رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ !
زَوْجُ فَاطِمَةَ خَیْرٌ مِنْ زَوْجِیْ فَسَکَتَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ﷺ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ : زَوْجُكِ یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ وَ یُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَرَاَیْتُكِ لَوْ
دَخَلْتِ الْجَنَّةَ فَرَاَیْتِ مَنْزِلَهٗ لَمْ تَرَیْ اَحَدًا
مِّنَ النَّاسِ یَعْلُوْهُ فِیْ مَنْزِلِهٖ ۔

[بحوالہ مجمع الزوائد]

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ ام کلثوم نبی پاک ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور کہا کہ یا رسول اللہ! فاطمہ کا شوہر میرے شوہر سے افضل ہے؟ یہ سن کر نبی پاک ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا کہ تیرے شوہر سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ اس وقت تیری رائے کیا ہوگی جب تو جنت میں داخل ہوگی اور اپنے شوہر کا وہ بلند مرتبہ دیکھے گی جو لوگوں میں سے کسی کا نہیں ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا زَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ قَالَتْ فَاطِمَةُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! زَوَّجْتَنِيْ مِنْ رَجُلٍ فَقِيْرٍ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اَمَا تَرْضَيْنَ اَنَّ اللّٰهَ اِخْتَارَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبُوْكِ وَالْاٰخَرُ زَوْجُكِ ۔

(حوالہ: مجمع الزوائد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے جب حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت علی سے کیا تو آپ کہنے لگی کہ آپ نے میرا نکاح اس فقیر انسان سے کیا ہے جس کے پاس کچھ نہیں۔ نبی پاک ﷺ نے جواباً فرمایا کہ کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین سے دو بندوں کو چنا: ایک تیرا باپ ہے اور دوسرا تیرا شوہر۔

79

زَوَجتُكِ خَيرَ اُمَّتِیْ اَعلَمُهُمْ عِلمًا وَّ اَفضَلُهُمْ حِلمًا وَّ اَوَّلُهُمْ سِلمًا ۔

[حوالہ: مجمع الزوائد]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے فاطمہ! میری امت میں تیرا شوہر سب سے بڑا عالم، حلم میں سب سے افضل اور اسلام میں سب سے اول ہے۔

عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهُ سَالَ عَآئِشَةَ مَنْ كَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: قَالَ لَسْنَا نَسْأَلُكِ عَنِ النِّسَآءِ بَلِ الرِّجَالِ، قَالَتْ: زَوْجُهَا۔

[حوالہ خطیب بغدادی]

حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی پاک ﷺ کا محبوب ترین بندہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت فاطمہ۔ ہم نے کہا کہ ہم عورتوں کی نہیں مردوں کی بابت آپ سے پوچھ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا ان کا شوہر۔

عَنْ وَّاثِلَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ جَمَعَ فَاطِمَةَ وَعَلِیًّا وَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ تَحْتَ ثَوْبِہٖ وَ قَالَ : اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْھُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَ رَحْمَتَکَ وَ مَغْفِرَتَکَ وَ رِضْوَانَکَ عَلَیَّ وَ عَلَیْھِمْ. قَالَ : وَاثِلَةُ وَ کُنْتُ عَلَی الْبَابِ فَقُلْتُ وَ عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ. قَالَ اَللّٰھُمَّ وَ عَلٰی وَاثِلَةَ۔

[حوالہ: دیلمی، مجمع الزوائد]

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے حضرت فاطمہ، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اپنی چادر کے نیچے جمع کیا اور فرمایا اے اللہ! یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، پس تو بھی ان پر اپنی برکتیں، رحمتیں، رضا اور مغفرت کا نزول فرما۔ حضرت واثلہ فرماتے ہیں کہ میں دروازے پہ کھڑا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھ پر بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! واثلہ پر بھی۔

اَنَّ اَوَّلَ مَنْ يَّدخُلُ الْجَنَّةَ اَنَا وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَمُحِبُّوْنَا قَالَ: مِنْ وَرَآئِكُمْ۔

[حوالہ مستدرک حاکم]

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خبر دی کہ میں، فاطمہ، حسن اور حسین جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے چاہنے والے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا تمہارے پیچھے پیچھے (ہوں گے)۔

فِی الجَنَّۃِ دَرَجَۃٌ تُدعَی الوَسِیلَۃُ فَاِذَا سَاَلتُمُوا اللہَ فَاسئَلُوا لِیَ الوَسِیلَۃَ، قَالُوا یَا رَسُولَ اللہِ! مَن یُسکِنُ مَعَکَ فِیھَا، قَالَ: عَلِیٌّ وَّ فَاطِمَۃُ وَ الحَسَنُ وَ الحُسَینُ۔

[حوالہ: کنز العمال]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درجہ ہے جس کا نام وسیلہ ہے۔ جب تم اللہ سے سوال کرو تو میرے لیے وسیلہ طلب کیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! وہاں آپ کے ساتھ اور کون سکونت اختیار کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم۔

اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَسَلِمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ۔

[بحوالہ: مستدرک حاکم، مصنف ابن ابی شیبہ]

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس سے لڑنے والا ہوں جو تم سے لڑے اور جو تم کو سلامتی دے میں بھی اس کو سلامتی دینے والا ہوں۔

إنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَيْتِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ: اَلصَّلَاةُ يَآ أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾۔

[حوالہ: مصنف ابن ابی شیبہ]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چھ ماہ تک یہی معمول رہا کہ جب آپ نماز فجر کے لیے جاتے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے پاس سے گزرتے اور کہتے اے اہل بیت! نماز اور یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ نے ارادہ کرلیا ہے کہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور کردے اور تم کو خوب اچھی طرح پاک کرلے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَسَطَ شَمْلَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا هُوَ وَعَلِيٌّ وَّ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثُمَّ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَجَامِعِهِ فَعَقَدَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْضَ عَنْهُمْ كَمَا اَنَا عَنْهُمْ رَاضٍ۔

[رواہ الطبرانی اوسط، مجمع الزوائد]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ نے ایک چادر بچھائی اور اس پہ آپ، میں، فاطمہ، حسن اور حسین بیٹھ گئے۔ آپ نے اس چادر کو چاروں کونوں سے پکڑ کر ان سب کے اوپر کیا اور فرمایا اے اللہ! تو بھی ان سے اسی طرح راضی ہو جا جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔

87

اَمَا تَرْضِيْنَ اَنَّ اِبْنَيْكِ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنَّ ابْنَى الْخَالَةِ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى۔

[حوالہ مجمع الزوائد]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا تو اس بات پہ خوش نہیں ہے کہ تیرے دونوں بیٹے جنت کے جوانوں کے سردار ہیں سوائے حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کے۔

سَلَامٌ عَلَيْكَ اَبَا الرَّيْحَانَتَيْنِ أُوْصِيكَ بِرَيْحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا فَعَنْ قَلِيلٍ يَنْهَدُ رُكْنَاكَ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَيْكَ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: هٰذَا اَحَدُ رُكْنَيَّ الَّذِي قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ عَلِيٌّ: هٰذَا رُكْنِي الثَّانِي الَّذِي قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

[حوالہ کنز العمال]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی پاک ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا اے دوخوشبوؤں کے باپ! تجھ پر سلام ہو میری خوشبو (فاطمہ) کا خیال رکھنا کہ بہت تھوڑے عرصے میں تیری دو بنیادیں گرنے والی ہیں، پس میرے بعد اللہ ہے تیرا نگہبان ہے۔ جب نبی پاک ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت علی نے کہا "یہ میری پہلی بنیاد تھی کہ جس کے بارے میں نبی پاک ﷺ نے کہا تھا"۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہا یہ میری دوسری بنیاد تھی کہ جس کے بارے نبی پاک ﷺ نے کہا تھا۔

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دَخَلَ عَلٰی فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یَا فَاطِمَۃُ ! وَاللّٰہِ ! مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْکِ، وَاللّٰہِ مَا کَانَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ اَبِیْکِ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْکِ۔

(حوالہ مستدرک حاکم)

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا اے فاطمہ! اللہ کی قسم آپ سے بڑھ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بھی محبوب نہ تھا اور اللہ کی قسم مجھے آپ سے بڑھ کر کوئی بھی محبوب بھی نہیں ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ يَغْضَبُ لِغَضَبِكِ وَ يَرْضٰى لِرِضَاكِ۔

[حوالہ: مستدرک حاکم]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ بے شک اللہ کا غصہ تیرے غصے اور اس کی رضا تیری رضا میں ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
کَانَ کَثِیْرًا مَّا یُقَبِّلُ عُرْفَ فَاطِمَةَ۔

[حوالہ: کنز العمال، مستدرک حاکم]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کثرت
سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیشانی پہ بوسہ فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِفَاطِمَةَ اِبْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُكَ حِيْنَ اَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِىْ مَرَضِهٖ فَبَكَيْتِ، وَاَكْبَبْتِ عَلَيْهِ ثَانِيَةً فَضَحِكْتِ، قَالَتْ: اَكْبَبْتُ عَلَيْهِ فَاَخْبَرَنِىْ اَنَّهٗ مَيِّتٌ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ اَكْبَبْتُ عَلَى الثَّانِيَةِ فَاَخْبَرَنِىْ اَنِّىْ اَوَّلُ اَهْلِهٖ لُحُوْقًا م بِهٖ وَاَنِّىْ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ اِبْنَةَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ۔

[بحوالہ مسلم شریف، مصنف ابن ابی شیبہ]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں نے دیکھا کہ جب نبی پاک ﷺ کی بیماری میں آپ پہلی بار ان پہ جھکی تھیں تو رو پڑی تھیں اور جب دوسری بار جھکیں تو ہنس پڑیں۔ (وجہ کیا ہے؟)۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب میں پہلی بار جھکی تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ میں انتقال کرنے والا ہوں۔ اس وجہ سے میں رو پڑی۔ جب دوسری بار جھکی تو آپ ﷺ نے خبر دی کہ میں ہی سب سے پہلے ان سے ملوں گی اور میں سوائے مریم بنت عمران کے تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں۔ پس اس وجہ سے مسکرا پڑی۔

93

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ لَمَّا تَزَوَّجَ
فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِجْعَلْ عَامَّةَ الصَّدَاقِ فِي الطِّيْبِ۔

[حوالہ: کنز العمال]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میرا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
سے ہوا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا اے علی! اپنی مرضی سے
عام مروجہ مہر ادا کر دو۔

لَا بُدَّ لِلْعُرُوسِ مِنْ وَلِيمَةٍ ثُمَّ أَمَرَ بِكَبْشٍ فَجَمَعَهُمْ عَلَيْهِ۔

[حوالہ: کنز العمال]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شادی کا ولیمہ ہونا ضروری ہے پھر آپ نے ایک مینڈھے (کو ذبح کرنے) کا حکم دیا اور اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کی۔

هِيَ لَكَ يَا عَلِيُّ عَلىٰ اَنْ تُحْسِنَ صُحْبَتَهَا۔

[حوالہ: کنز العمال]

حضرت حجر بن عنبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھجوایا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! یہ تمہارے لیے ہیں اور تم ہی اس لائق ہو کہ ان کے بہترین ساتھی ثابت ہو سکو۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ زَوَّجَ فَاطِمَةَ دَعَا بِمَآءٍ فَمَجَّهُ ثُمَّ اَدْخَلَهُ مَعَهُ فَرَشَّهُ فِيْ جَيْبِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَعَوَّذَهُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

[حوالہ کنز العمال]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی (مجھ سے) شادی کی تو پانی منگوایا، اس کو منہ میں لے کر گھمایا، پھر مجھے لے کر (کمرے میں) داخل ہوئے اور اس پانی کو میرے کندھوں اور گریبان کے درمیان چھڑکا اور سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھ کر دم کیا۔

جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِىْ خَمِيْلٍ وَّقِرْبَةٍ وَّوِسَادَةِ اَدَمٍ حَشْوُهَآ اِذْخَرٌ۔

[حوالہ متفق علیہ]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں ایک چادر، ایک بچھونا اور ایک تکیہ دیا جس میں گھاس بھری ہوئی تھی۔

عَنِ الشَّعۡبِیِّ اَنَّ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا لَمَّا مَاتَتۡ دَفَنَھَا عَلِیٌّ لَیۡلًا وَّاَخَذَ بِضَبۡعَیۡ اَبِیۡ بَکۡرٍ فَقَدَّمَہٗ فِی الصَّلَاۃِ عَلَیۡھَا۔

[حوالہ متفق علیہ، کنز العمال]

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو رات کے وقت دفن کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہنی سے پکڑ کر نماز جنازہ پڑھانے کے لیے آگے کر دیا۔

اَلمَهدِیُّ مِنۡ عِترَتِیۡ مِنۡ وُلۡدِ فَاطِمَةَ۔

[حوالہ: مسلم شریف، سنن ابی داؤد]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (امام) مہدی میری بیٹی فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

اَبشِری بِالْمَهْدِیِّ مِنْكِ۔

[بحوالہ کنز العمال]

حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے فاطمہ! تجھے بشارت ہو کہ (امام) مہدی تیری اولاد میں سے ہوں گے۔

اَلْمَهْدِیُّ رَجُلٌ مِّنَّا مِنْ وُلْدِ فَاطِمَۃَ۔

[حوالہ: کنز العمال]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (امام) مہدی رضی اللہ عنہ میری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ایک مرد ہوگا۔

اِتَّقِی اللّٰہَ یَا فَاطِمَۃُ وَاَدِّی فَرِیْضَۃَ رَبِّكِ وَ اعْمَلِیْ عَمَلَ اَھْلِكِ وَاِذَا اَخَذْتِ مَضْجَعَكِ فَسَبِّحِیْ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ وَاحْمَدِیْ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ وَ کَبِّرِیْ اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِیْنَ فَتِلْكَ مِائَۃٌ فَھِیَ خَیْرٌ لَّكِ مِنْ خَادِمٍ۔

[حوالہ: سنن ابی داؤد]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اے فاطمہ! اللہ سے ڈر، اپنے رب کا فریضہ ادا کر اور جب نیند کے لیے بستر پہ جانے لگو تو 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر کا ورد کرنا۔ یہ کل تعداد 100 کے برابر ہے اور یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

103

اَلَا اَدُلُّکُمَا عَلٰی خَیْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَاہُ اِذَآ اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَکُمَا فَکَبِّرَا اللّٰہَ اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِیْنَ وَ احْمَدَا ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ وَ سَبِّحَا ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّکُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

(سوال: متفق علیہ، سنن ابی داؤد)

حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ (جب میں اور فاطمہ نے خادم کی فرمائش کی تو) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں نے جو مانگا ہے، میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتا دوں؟ (وہ یہ ہے) کہ جب تم دونوں سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو 34 بار اللہ اکبر، 33 بار الحمد للہ اور 33 بار سبحان اللہ پڑھا کرو۔ ایسا کرنا تم دونوں کے لیے خادم کا سوال کرنے سے بہتر ہے۔

جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ اَلَآ اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ خَادِمٍ : تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّ تُكَبِّرِيْنَ اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً وَّ تَحْمَدِيْنَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً،

[حوالہ کنز العمال]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خادم مانگنے کے لیے نبی پاک ﷺ کے پاس آئیں تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں خادم سے بہتر چیز نہ بتا دوں؟ وہ یہ کہ تم 33 بار سبحان اللہ، 34 بار اللہ اکبر اور 33 بار الحمد للہ پڑھنا۔

مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا مُضْطَجِعَۃٌ مُتَصَبِّحَۃٌ فَحَرَّکَنِیْ بِرِجْلِہٖ وَ قَالَ: یَا بُنَیَّۃُ! قُوْمِیْ فَاشْهَدِیْ رِزْقَ رَبِّكِ وَلَا تَكُوْنِیْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ یُقَسِّمُ اَرْزَاقَ النَّاسِ مَا بَیْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰی طُلُوْعِ شَمْسٍ۔

[حوالہ کنز العمال]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ صبح کے وقت میں پہلو کے بل لیٹی ہوئی تھی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔ پس آپ نے مجھے اپنی پاؤں سے حرکت دی اور فرمایا اے بیٹی! اٹھ جاؤ، اللہ سے رزق طلب کرو اور غافل نہ ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ طلوع فجر سے کر طلوع آفتاب تک لوگوں میں رزق تقسیم کرتا ہے۔

106

صَلّٰی اَبُوْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقُ عَلٰی فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَبَّرَ عَلَیْھَآ اَرْبَعًا۔

[حوالہ طبقات ابن سعد]

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں پڑھائیں۔

يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ! يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ! يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ! اَنِّي لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، سَلُوْنِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ ۔

[حوالہ: مسلم شریف، ترمذی شریف]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صفیہ بنت عبدالمطلب ! اے فاطمہ بنت محمد ! اے بنی عبد المطلب ! میں اللہ کے ہاں تمہارے لیے کسی چیز کی ملکیت نہیں رکھتا۔ تم میرے مال سے جو مانگنا چاہو مانگ لو۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِمَا وَ بَارِكْ عَلَيْهِمَا وَ بَارِكْ لَهُمَا فِىْ نَسْلِهِمَا ـــ قَالَهُ لِعَلِيٍّ وَّ فَاطِمَةَ لَيْلَةَ الْبِنَآءِ۔

[بحوالہ طبقات ابن سعد]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم شادی کی رات حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے یہ دعا مانگی ''اے اللہ! ان (کے باطن) میں برکت دے، ان پر برکت کا نزول فرما اور ان کی نسل میں بھی برکت عطا فرما''۔

عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُسَیْنِ بِشَاۃٍ فَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ اِحْلِقِیْ رَأْسَہٗ وَتَصَدَّقِیْ بِزِنَۃِ شَعْرِہٖ فِضَّۃً فَوَزَنَاہُ فَکَانَ وَزْنُہٗ دِرْھَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْھَمٍ۔

[حوالہ: متفق علیہ، مستدرک حاکم]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت (امام) حسین کا عقیقہ ایک بکری سے کیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے فاطمہ! اس کے سر کے بال اتروادو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو۔ پس وزن کیا گیا تو بالوں کا وزن ایک درہم یا درہم کے کچھ حصے کے برابر تھا۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ فَاطِمَةَ وَقَالَ : زِنِىْ شَعْرَ الْحُسَيْنِ وَ تَصَدَّقِىْ بِوَزْنِهٖ فِضَّةً وَّ اَعْطِىْ الْقَابِلَةَ رِجْلَ الْعَقِيْقَةِ۔

[حوالہ متفق علیہ]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا (اے فاطمہ!) حسین کے بالوں کا وزن کرو اور وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو اور عقیقہ شدہ جانور کی ایک ٹانگ دائی کو دو۔

اِنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِّنْ نِطَاقِهَا۔

[حوالہ: مسند امام احمد]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے (مروّجہ شلوار کی) چادر پاؤں پر لٹکانے کی مقدار ایک بالشت مقرر فرمائی۔

باب چہارم

- ☆ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جن کے جنازہ کی چارپائی کو پردہ لگایا گیا۔
- ☆ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا امتِ محمدیہ سے پیار اور ان کیلئے دعائیں
- ☆ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کی تقریبِ نکاح میں چالیس ہزار فرشتوں کی شمولیت
- ☆ قبۂ اہل بیتِ نبوی کی نادر و نایاب قدیم تصویر
- ☆ سلام بحضور سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا

فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

اسلام کی خاتون اول جن کے جنازہ کی چارپائی پر درختوں کی شاخوں سے پردہ لگایا گیا

سیدۃ کائنات فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا جب وقتِ وصال قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جس طرح ہمارے رواج کے مطابق میت پر ایک چادر ڈال کر جنازہ لے جایا جاتا ہے میں نہیں چاہتی کہ اس انداز سے میرا جنازہ بھی لے جایا جائے۔ اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، اے صاحبزادیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ملک حبشہ میں یہ طریقہ دیکھا ہے کہ خواتین کے جنازہ کی چارپائی پر درخت کی شاخیں لگا کر ان پر کپڑا ڈالا جاتا ہے۔ خاتون جنت نے ٹہنیاں منگوا کر اس کا عملی مظاہرہ دیکھا اور اس عمل کو بے حد پسند فرمایا اور پھر اس پر عمل کی وصیت فرمائی۔

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہی اسلام میں وہ پہلی خاتون ہیں کہ جن کے جنازہ کو پردہ لگایا گیا۔

[أسد الغابة في معرفة الصحابة]

خاتونِ جنت سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا
کا
اُمتِ محمدیہ سے پیار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کیلئے
دُعائیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو بھی اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد پیار تھا اور اُن کی بخشش و مغفرت کیلئے راتوں کو گریہ وزاری کیا کرتی تھیں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میری والدۂ ماجدہ ساری ساری رات نوافل میں گزارتیں اور کثرت سے اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے دُعائیں کیا کرتی تھیں۔ میں نے عرض کی امی جان! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے دُعا نہیں کرتیں؟ جس کے جواب آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ''پیارے بیٹے! پہلے دوسروں کا حق ہے، اُس سے فراغت پاؤں تو پھر اپنی باری آئے۔۔۔۔۔۔۔۔''

[مدارج النبوۃ، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی]

خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

کی تقریبِ نکاح میں

چالیس ہزار فرشتوں کی شمولیت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اے علی! ابھی جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرا نکاح فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے کر دیا ہے اور تیرے نکاح کی اس تقریب میں چالیس ہزار ملائکہ نے شرکت کی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت کے درخت "طوبیٰ" کو حکم دیا ہے کہ وہ (اس خوشی کے موقع پر) یاقوت اور موتیوں کو نچھاور کرے............ "طوبیٰ" درخت نے حکم کی تعمیل کی اور جنت کی حوروں نے ان جواہرات کے طبق بھر لئے ہیں اور انہیں قیامت تک ایک دوسری کو ہدیہ پیش کرتی رہیں گی۔

[الرياض النضرة فی مناقب العشرة]

قُبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ یا قُبہ اہلِ بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ایک نادر و نایاب قدیم ترین تصویر

اسی قُبہ مبارکہ میں خاتونِ جنت
سیدۃ کائنات فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا مزارِ مبارک تھا۔

سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کی بارگاہ مقدسہ میں ہدیۂ سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابِنْتَ خَلِيْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابِنْتَ صَفِيِّ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابِنْتَ اَمِيْنِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابِنْتَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَاسَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَازَوْجَةَ وَلِيِّ اللّٰهِ
وَخَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ
الشَّهِيْدَةُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرَآءُ الْاِنْسِيَّةُ ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيْمَةُ ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا يَافَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
عَلَيْكِ وَعَلٰى زَوْجِكِ وَبَنِيْكِ اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلٰى بَيِّنَةٍ رَبِّكِ
وَاَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ سَرَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَمَنْ آذَاكِ فَقَدْ آذَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لِاَنَّكِ بِضْعَةٌ مِّنْهُ وَرُوْحُهُ الَّتِيْ بَيْنَ
جَنْبَيْهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ

خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے مزارِ مقدس کی موجودہ تصویر

باب پنجم

کتاب ہٰذا پر

منظوم و منثور

تاثرات

و

قطعاتِ تاریخ

(اُردو و فارسی)

قطعاتِ تاریخ (سالِ طباعت)

کتاب مستطاب ''شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''

حضرت سیوطی رضی اللہ عنہ کی کتاب مسند فاطمہ رضی اللہ عنہا سے 111 منتخب احادیث

ازقلم: افتخار احمد حافظ قادری شاذلی، افشاں کالونی، راولپنڈی

منفرد ہے کار حافظ افتخار — داد اس کی دیں گے اربابِ عقول
اس کی ہے یہ خوب و ذوق افزا کتاب — وہ پائے گی یہ غیر معمولی قبول
عظمتِ شان اس میں ہے اس کی بیاں — فاطمہ رضی اللہ عنہا وہ راحتِ جانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
جو کہے ہیں اپنی بیٹی کیلئے — وہ ہیں ارشادات و کلماتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی مسند فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مشکبار — منتخب حضرت سیوطی رضی اللہ عنہ کے ہیں پھول
ان احادیثِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے — ہے نمایاں عظمتِ بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
وہ سراہیں گے اسے دل کھول کر — جو ہیں عشاق و محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
داد و تحسین آفریں اس کام پر — وہ کرے گا اک زمانے سے وصول
اس کی تاریخ طباعت کی رقم — ''جاوداں ہے مظہر شانِ بتول''
2014

دوسری تاریخ بھی طارق کہی — یہ ہے ''اُجلا مظہر شانِ بتول''
2014

تیسری تاریخ کہہ کر ''لازوال'' (75) — یوں کہی طارق نے ''اذکارِ بتول''
75+1360=1435

اُس کی شان ہر دور کے اہلِ نظر نے کی بیاں
فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا جو ہے پارۂ قلبِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جو احادیثِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے عیاں شانِ بتول رضی اللہ عنہا
اس کی ''مسند'' میں سیوطی نے ہے کی صورت گری

رُوح پرور یہ ادب افزاء کتابِ افتخار
اس میں اقوالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی ہے روشنی

قابلِ تحسین ہے لاریب وہ اس کیلئے
افتخار احمد نے ذوق و شوق سے کوشش جو کی

یہ ہے با برکت صحیفہ اُس کی تاریخِ نزول
عونِ ہاتف سے ہے ''ملکِ عظمتِ بنتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم''
2014

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

حسن ابدال

جمعۃ المبارک 28 مارچ 2014ء

قطعۂ تاریخ طباعت

کتابِ مستطاب ''شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''

''فرازِ شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''

1435ھ

دل شاد ذکرِ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے زندگی
پُر نور ہے جہانِ محبت، بفیضِ عشق
پاتا ہے ہر کوئی کب یہ منزلِ مراد
کس کے ہے بس میں اُن کے فضائل کا تذکرہ
لائے ہیں افتخار عقیدت وہ ارمغاں
مجموعہ ہے یہ ایسی روایات پاک کا
''مسند'' جلال دین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے عطا
جو ہو بیان زبانِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اس شان سے ہیں اہلِ محبت شگفتہ دل
اس شان سے ہے مسلکِ دارین کی فلاح

''زیب و زین انتخاب مسندِ فاطمہ رضی اللہ عنہا''

1435ھ

جو کار بند ہے اُس پہ وہی با اصول ہے
ورنہ یہ زیست دوستو اک شے فضول ہے
قسمت کی بات ذکرِ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
کس سے بیاں ہو سکے شانِ بتول رضی اللہ عنہا ہے
بدباطنوں کا جس سے چہرہ ملول ہے
شانِ بتول رضی اللہ عنہا کا ہوا جس سے نزول ہے
آسان جس سے ہو گیا حق کا حصول ہے
بے مثل و بے مثال وہ شانِ بتول رضی اللہ عنہا ہے
اس شان سے میسر عقیدت کو طول ہے
اس شان سے مقدر شرفِ قبول ہے

مجبورؔ، قصہ مختصر الغرض یوں کہو
اک ''نعمتِ خداوند شانِ بتول رضی اللہ عنہا ہے''

2014ء

30مارچ2014ء

نتیجۂ فکر
سید عارف محمود مجبورؔ رضوی
گجرات

شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقیدت، مودت، محبت کے پھول
یہ ذہنوں میں گھر کرنے والی کتاب
زبان و بیاں دل کے ہیں ترجماں
کوئی اینچ و پیچ اور نہ مشکل کوئی
*سیوطی نے تحقیق سے یہ لکھی
یہ حقانیت کا اک آئینہ ہے
دلوں میں محبت کا اس سے فراغ
ہے خاتونِ جنت کا رتبہ بڑا
بڑا کام تو نے کیا قادری
جو تو نے کیا کام اتنا بڑا

شانِ بتول رضی اللہ عنہا از زبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
یہ راہِ راست پہ لانے والی کتاب
جو دل میں اتر جائے ایسا بیاں
زباں سہل ہے اور روانی بڑی
اسے پڑھ کے کھل جائے دل کی کلی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی الفت کا گنجینہ ہے
تو ذہنوں میں روشن کرے یہ چراغ
یہ اُن سے عقیدت کا ہے راستہ
یہ بخشش کا ہو گا وسیلہ تیری
سرور اس پہ مداح تیرا ہوا

* حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ پندرھویں صدی ہجری کی علمی و ادبی شخصیت ہیں۔ مصر کے قصبے آسیوط میں پیدا ہوئے۔ آٹھ برس کی عمر میں کلام مجید حفظ کیا۔ پانچ سو سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں۔ مسند فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اُن کی مشہور و معروف تصنیف ہے جس کا رواں دواں اور سہل زبان میں ترجمہ پاکستان کے مشہور و معروف ادیب و محقق جناب افتخار احمد حافظ قادری نے کیا ہے۔ اُمید ہے کہ اُن کی یہ کتاب علمی و ادبی حلقوں میں خاطر خواہ پذیرائی حاصل کرے گی۔

31 مارچ 2014ء

نتیجۂ فکر
سرور انبالوی
ڈھیری حسن آباد، راولپنڈی

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی

ایم اے عربی، تاریخ، اسلامیات (گولڈ میڈلسٹ) ایم او ایل۔ پی ایچ ڈی
پرنسپل گورنمنٹ مولانا ظفر علی خان ڈگری کالج وزیر آباد

وزیر آباد 31 مارچ 2014ء

چادرِ زہرا رضی اللہ عنہا کا سایہ ہے تیرے سر پہ نصیر
فیض نسبت دیکھئے نسبت بھی زہرائی ملی

ادیب لبیب، فخر المحققین، قدوۃ المفکرین حضرت صاحبزادہ حافظ افتخار احمد قادری دام اقبالہٗ ان خوش نصیبوں میں شامل ہیں جن کی صبح و شام ذکرِ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر ہو رہی ہے۔ جدِ امجد حضرت شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزاروی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور والد ماجد حضرت جانشین شیخ القرآن مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک خاص تعلق رہا ہے اور اس تعلق کی وجہ اہلِ بیت اطہار سے محبت ہے۔

محترم حافظ صاحب کی مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ عقیدت اور حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ سے نیازمندی کی ایک بڑی وجہ ان بزرگوں کا سیدہ، طیبہ، طاہرہ، عابدہ، زاہدہ، راضیہ، مرضیہ، میمونہ محرم رازِ نبوت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ساتھ والہانہ عقیدت و محبت ہے۔ حضرت شیخ القرآن اور جانشین شیخ القرآن کا آستانہ عالیہ گولڑہ شریف پر اعراس مبارکہ پر آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب پر زندگی بھر خطاب کرنے کی فضیلت نے حافظ افتخار احمد قادری کے ساتھ ایک قلبی رشتہ رغبت سے بندھے ہوئے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب کا ایک ایک ورق حافظ صاحب کی آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خصوصاً سیدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بے پناہ عقیدت و نیازمندی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کتاب کا نام ہی ایسا ہے کہ سننے اور پڑھنے والے کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ "شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم"

قبلہ جد امجد فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان عام طور پر عید قربان کے موقع پر نبی ﷺ کی طرف سے قربانی کرتے ہیں لیکن جو اتقی سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی طرف سے قربانی کرتے ہیں ان پر سرکار دو عالم ﷺ زیادہ خوش ہوتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ کو جس قدر محبت حضرت سیدۃ سلام اللہ علیہا کے ساتھ تھی، کسی اور کے ساتھ نہیں۔

حضرت حافظ صاحب زید مجدہ کی کئی ایک تصانیف زیور طباعت سے آراستہ ہو کر داد تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ زیر نظر تصنیف ان شاء اللہ العزیز آپ کیلئے توشۂ آخرت ثابت ہوگی اور حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مقدس سے بھی آپ کو بے شمار فیوض و برکات نصیب ہوں گے۔ یہ کتاب اہل بیت اطہار کے ساتھ نیازمندی رکھنے والوں کیلئے مشعل راہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مؤلف کی سعی جمیل کو قبول فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والسلام

محمد آصف ہزاروی

محمد آباد شریف، وزیر آباد

31مارچ2014ء

صادقہ، صالحہ، راضیہ، زاکیہ

صاف دل، نیک خو، پارسا، شاکرہ

عابدہ، زاہدہ، ساجدہ، ذاکرہ

سیدہ، زاہرہ، طیبہ، طاہرہ

جانِ احمد ﷺ کی راحت پہ لاکھوں سلام

قطعۂ تاریخ اشاعتِ کتاب ''شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم''

افتخار احمد ہیں اک سرمایۂ اہلِ بصیرت
خوبیاں ہیں ذات باری سے انہیں بے حد ودیعت
حافظِ قرآن ہیں یہ پیکرِ علم و فراست
سلسلۂ قادریہ سے ملی ہے ان کو نسبت

ہے دیا ترتیب نسخہ خوب یہ یکتا و نادر
مرحبا حصے میں آئی یہ ارفع سعادت
عظمتِ بنتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ مشتمل ہے یہ مرقع
مشعلِ رہ اہلِ عالم کیلئے ہے جن کی سیرت

بانوئے شیرِ خدا وہ مادرِ حسنین اقدس
ہے عیاں آیاتِ قرآنی سے جن کی افضلیت
فاضلِ ذی شان علامہ جلال الدین سیوطی
تاجدارِ انبیاء کی ان پہ تھی نظرِ عنایت

ان کی اک تالیف کا ہے خوبصورت ترجمہ یہ
ہے ہر اک تحریر اس کی باحوالہ پُر صداقت
لائقِ صد داد و تحسین ان کا ہے یہ کارنامہ
دین و ایماں کو ملے گی اس کی ضو سے اک فرحت

پیش کرتا ہوں بصد اخلاص میں اس پر مبارک
ہے مجھے اس کی اشاعت پر نمایاں اک مسرت
فکر جب سالِ اشاعت کی ہوئی فیض الامین کو
ہاتفِ حق کی صدا آئی ''زہے مخزن فضیلت''

1435ھ

بہر سالِ عیسوی پھر دوسری تاریخ مجھ پر
یوں ہوئی القاء ''کتابِ باکرامت عطرِ رحمت''

2014ء

صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی (ایم اے) موہیاں شریف، ضلع گجرات

شانِ بتول بزبانِ رسول ﷺ

به مناسبت تألیف و تصنیف مفید و منیف بسیار ارزندهٔ عالی قدر و گرامی مقام حضرت "شانِ بتول ﷺ بزبانِ رسول ﷺ" از جناب کعبة العشاق و عارف و دانشمند و گردشگر جهان اسلام آقای افتخار احمد حافظ قادری شاذلی

یکیصد و یازده = علیا = اعلی = عالی = اکبر علی ﷺ = ۱۱۱

این بود از یکصد و یازده حدیث منتخب / افتخار عاشقان آورده از الطاف ربّ

یکصد و یازده حدیث دربارهٔ لختِ رسول ﷺ / فاطمه آل کسا را مومنین باشد قبول

یکصد و یازده بُود "اعلی"، "عالی"، "علیا" یقین / آفرین بر افتخار یارش امیر المؤمنین

برگزیده از جلال الدین سیوطی آن امام / یکصد و یازده حدیث، جمله درود و هم سلام

گوهر دُرج محبت بخت سیّد مرسلین ﷺ / فاطمه زهرا عزیز و ارجمند مؤمنین

مُسند با استناد فاطمه چون گلبهار / انتخاب آن احادیث کوشش با افتخار

انتخاب افتخار نقش قلوب مؤمنان / "کافی" و "اکفا" بُود کارت تو بغدادی "مکان"

هادی کامل، "کمال هادی"، "باحق" آمده / لوح محفوظ الٰهی اصل مطلق آمده

ام الخیر فاطمه "گیلان" و بغداد شریف / جسم و جان گردند برای فاطمه زهرا حنیف

"ماه مکه" فاطمه زهرا پاک و نازنین / "قُطب" اسلام زوج او حیدر شفیع مذنبین

هر دعا باشد صفات یا علی حیدر امام / این دعا "نادِ علیاً" مظهر زیب انام

هم "صحفی"، هم "صحیب" یار "محمد ولحدﷺ" / عرش اعلا، "قاب قوسین" حمد احمد ﷺ حامد

سالک آمد افتخار سوی مدینة الرّسول ﷺ / تا بجوید در بقیع آرامگه زهرا بتول

خانهٔ زهرا بتول در گنبد خضرا ببین   راه آن باب النساء، باب النساء العالمین

بضعت پاک نبی ﷺ زهرای اُمّ المؤمنین   چشم و دل گریان در آن خانه بُوَد صدق الیقین

شافع روز جزا شد فاطمه زهرا بتول   هر دعا در نزد او از جان و دل باشد قبول

ولادت فاطمهٔ زهراء علیها السلام

شد ولادت قبل هجرت هیجدهم، زهراؑ یقین   زادگاهش مکه آمد رحمةٌ للعالمین

مادرش باشد خدیجه از خویلد خوش گهر   هم پدر باشد محمد ﷺ مصطفی ﷺ نیکو سیر

جمله فرزندان او چار آمدند اندر علی   امّ کلثومؑ است و زینبؑ، هم حسینؑ و هم حسنؑ

همسرش باشد علیؑ شیر خدا، خیبر شکن   مظهرِ مُعجب العجایب، یا علیؑ، یا بوالحسنؑ

یا محمد ﷺ، یا علی اندر کنی آمد بر زبان   هم چنان اللّٰه اکبر شاهد گفت و بیان

شد ولی اللّٰه علیؑ سیدجلی علی علیؑ   یعنی او باشد ید اللّٰه بر زبان ولی ولی

لطف حق یار همه اللّٰه اکبر آمده   نعبُدْ با نستعین شمشیر حیدرؑ آمده

او اسدُ اللّٰه بود شیر خدای ذوالمنن   او بُوَد شاه نجف مضروب محراب و محن

"لا فتیٰ الّا علی لا سیف الّا ذوالفقار"   مدح پاک یا علی آمد به صد عزّ و وقار

هم نجف هم کوفه و هم کربلا از فاطمهؑ   مهبطِ عشقِ رسول ﷺ آلِ کسا از فاطمهؑ

هم حسینؑ و هم حسنؑ، هم اهلِ بیت طاهرینؑ   جمله باشند در شهادت مرکز حقّ الیقین

فاطمهؑ روشنگرِ نورِ رسالت آمده   فاطمهؑ پیمانگرِ عهدِ امامت آمده

فاطمهؑ شد اُسوهٔ آلِ محمد ﷺ بهرِ ما   فاطمهؑ شد گلبنِ الطاف سرمد بهرِ ما

فاطمهؑ نامش دهد نورِ محبت در قلوب   فاطمهؑ بخشندهٔ تقصیرِ امت از ذُنوب

فاطمهؑ باشد انیس مادران و خواهران   فاطمهؑ یاریگر و مونس برای دختران

فاطمه زهرا بتول و دختر قدس رسول ﷺ — فاطمه شد غمگسار هر که او باشد ملول

فاطمه شد بضعت جسم نبی مصطفی ﷺ — فاطمه شد زوجهٔ حیدر علی مرتضی

فاطمه گل های مهر و عاطفت در باغ جان — فاطمه لخت خدیجه عصمت روح الامان

فاطمه باشد دعا ها و مناجات امین — فاطمه نور امید و لطف رب العالمین

فاطمه اُم حسین است و حسن ای عاشقان — کربلا را فاطمه اصل زیارت گل فشان

فاطمه در جان ما و جان ما از فاطمه — فاطمه در زندگی سامان ما از فاطمه

فاطمه در جنت آمد شافع روز جزا — فاطمه شد "انا اعطیناک الکوثر" را ندا

در نمازم فاطمه آمد نشان هر دعا — آن دعای که به جان و دل دهد صدق و صفا

کوچه های شهر علم از فاطمه خوشبو بُود — گلشن آل عبا از فاطمه نیکو بُود

سُفره های فاطمه (س)

هر کجا شد فاطمه بنیاد معصومان دین — سیّده باشد یقین، عشق نساء العالمین

مادران و دختران و خواهران فاطمه — سفره ها گسترده با نام و نشان فاطمه

فاطمه چون ماه نو در آسمان علم و دین — شمسهٔ رخشندهٔ روح البیان مسلمین

فاطمه (س) روز مادر

هر چه گویم فاطمه دل فاطمه گویان بُود — فاطمه در روز مادر لالهٔ نعمان بُود

فاطمه شکسته پهلو آمد از جور زمان — غمگسارش زینب کبری شده سینه زنان

یا علی بر خیز و بنگر فاطمه گریان شده — یا حسین و یا حسن مادر چرا نالان شده

یا علی تو فاتح بدر و حنین و خیبری — یا علی الله اکبر، صفدری و حیدری

شفاعت فاطمه (س)

جلوهٔ شوق و شفاعت می رسد از فاطمهؑ … گلشن عشق و کرامت گل دهد از فاطمهؑ

یار ما اندر نواشب شد علیؑ زوج بتولؑ … کل همّ و غمّ ما، شوری خدا حاجت قبول

در نبوّت یا محمد ﷺ، در ولایت یا علی … این بُوَد لطف خدا از بهر ما سینجلی

بر زبان جان بگو اللّٰه اکبر ای جوان … حافظت قرآن شود از شر اعداء هر زمان

قاهر عدوان علیؑ از بهر ما، در بحر و برّ … ناجی هر مؤمن آمد مرتضیؑ از شور و شرّ

او بود نعم الوکیل مؤمنان پاکباز … هم چنان نعم النصیر عارفان سرفراز

مجلس ایّام پاک فاطمیّه برقرار … شاخ طوبی، حوض کوثر، جنّت و دار القرار

شاهد شهد شهادت فاطمه (س)

یا غیاث المستغیثین هر کجا فریاد رس … هم علیؑ، هم فاطمهؑ یار همه دنیا و بس

یادگار حضرت زهرا بتولؑ آمد حسینؑ … شاهد شهد شهادت برزبانش شور و شین

نهضت پاک حسین بن علیؑ زهراؑ بود … مشعل رخشان وحدت انسیّه حوراء بُود

بر لب کوثر نشسته فاطمهؑ یوم الحساب … جام عشق مؤمنان بر دست او امّ الکتاب

مهبط راز الٰهی "انّا اعطیناک" بدان … ای محمد ﷺ کوثر اندر دست تو نعم الامان

آیت تطهیر و آل کساء

یکصد و یازده حدیث گویای زهرا فاطمهؑ … معنی و مفهوم هر یک دل ربوده از همه

گوهر آل کساء در آیت تطهیر بخوان … گوییا روح الٰهی آمد فرود از آسمان

تو بخوان شان رسول ﷺ اندر زبان افتخار … می رسد صدق و صفا بر تو به صد عزّ و وقار

اهل بیت پاک عترت جمله نسل فاطمه … سرّم از آل کسا شد اصل و وصل فاطمه

آن بُود نعم الوکیل، نعم المولی، نعم النصیر   حسبی اللّٰه آمده بر هر که او باشد فقیر

یا علیؑ اندر کنش اندر کنش تویی یا فاطمهؑ   هر کسی گوید علیؑ ناید کسی را واهمه

زیارتگاه فاطمه علیہا السلام در بقیع

گریم و نالم که جویم فاطمهؑ اندر بقیع   تربت او توتیا گردیده و روحش شفیع

فاطمهؑ جانم کجایی در بقیع یا در نجف   ذات پاکت هر زمان گوید حسینؑ نعم الخلف

صوت قرآن می رسد از فاطمهؑ اندر بقیع   هر که جوید تربتش او را شود زهراؑ شفیع

رحلت فاطمه علیہا السلام در مدینه

یازدهم از هجرت آمد رحلت زهراؑ ای نبین   غمگسار و غمزده جمله جهان مسلمین

اشک ریزان، سینه کوبان هم حسینؑ و هم حسنؑ   زینبؑ و کلثومؑ و اصحابؓ جمله در رنج و محن

گرچه بوده فاطمهؑ در شهر پاک مصطفیٰ ﷺ   لیکن او حاضر بُود هم در نجف هم کربلا

می رود هر کس که جوید قبر او اندر بقیع   فاطمهؑ در قلب ما یار است و همراه و شفیع

افتخار احمد شده زائر در آنجا بار بار   در زیارات مدینه او نوشته عشق یار

یکصد و یازده حدیث عاشقان

مرد دانا، پیر برنا، افتخار حافظان   کرده تصنیف یکصد و یازده حدیث عاشقان

افتخار احمد که باشد هادی گردشگران   رهنما و رهگشا و باوفا و مهربان

او نوشته از رسول ﷺ در شان و مدح اهل بیت   خاصه از اصحاب و انصار و صفات اهل بیت

هر کجا و هر زمان یادش به دل ها ماند گار   سالک عشق الی اللّٰه می رود در مُلک یار

مُلک پاکستان شده زنده ز آثارش یقین   کعبة العشّاق مولانا جهان اندر نگین

خاندان قادری

خاندانِ افتخار حافظ همه شادان شده | قادری بغدادی هاوس پیمان گرِ قرآن شده

جامِ می نوشان همه از خانقاهِ افتخار | "انا لله" "انس" "او" "یلله محب" عز و وقار

افتخار، ای مرد دانای خرد مند و عزیز | حافظ قرآن تویی و ایستی پاک و تمیز

افتخار احمد توی اندر پناه یا علی | کعبة العشاق حق مبتلی به قرآن نبیؐ

کوششِ تو بهرِ اسلام شهرهٔ دنیا شده | ادعیه، اورادِ تو در عرشِ حق اعلا شده

کل آثار تو باشد یادگار و ماندگار | هم علی هم فاطمه یارِ تو اندر روزگار

از خدا خواهم کـه عمـر افتـخـار گـردد هـزار
مـی رود بـنـده "رهـاؔ" همـراهِ اُو بـا افتـخـار

نسبتم تسبیحی و نـامـم محـمـد بـا حسیـن
مـن شـدم خدمتگزارِ افتـخـار بـا شـور و شیـن

دکتور محمد حسین تسبیحی رهاؔ

تهران، ایران

No.F.5-6/2013-DBNB
GOVERNMENT OF PAKISTAN
NATIONAL HISTORY & LITERARY HERITAGE DIVISION
NATIONAL LIBRARY OF PAKISTAN

Islamabad 03, April, 2019

Subject:- **ACKNOWLEDGE RECEIPT.**

Dear Sir,

I acknowledge with thanks the receipt of the following books/brochures delivered to National Library of Pakistan under Copyright Law:

تعداد کتب	سال اشاعت	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار
01	1999	افتخار احمد حافظ قادری	زیاراتِ مقدسہ (تحریروتصاویر)	-1
01	2000	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ ایران وافغانستان (تحریروتصاویر)	-2
02	2000	افتخار احمد حافظ قادری	زیارتِ حبیب ﷺ	-3
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	ارشاداتِ مرشد	-4
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	خزانۂ درُود وسلام	-5
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	دیارِ حبیب ﷺ (تحریروتصاویر)	-6
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	-7
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	قصائدِ غوثیہ	-8
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرزمینِ انبیاء واولیاء (تصویری البم)	-9
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات اولیائے پاکستان (تصویری البم)	-10
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	-11
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	-12
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	مقاماتِ مبارکہ آل واصحابِ رسول ﷺ	-13
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات شام (تصویری البم)	-14
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات شہر رسول ﷺ (تصویری البم)	-15
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	-16
02	2005	افتخار احمد حافظ قادری	فضیلتِ اہل بیتِ نبوی ﷺ	-17
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات مصر (تحریروتصاویر)	-18
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہ پیر رومی میں (تحریروتصاویر)	-19

-20	سفرنامہ زیارات مراکش (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-21	زیارات مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-22	زیارات ترکی (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-23	زیارات اولیائے کشمیر (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-24	گلدستہ دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-25	تکمیل الحسنات	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-26	انوار الحق	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-27	خزینۂ دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-28	فرموداتِ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-29	التفکر والاعتبار	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-30	70 صیغہ ہائے دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-31	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے دُرود وسلام)	افتخار احمد حافظ قادری	2011	01
-32	زیارات ایران (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2012	01
-33	سفرنامہ زیارت ترکی (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-34	کتابچہ حضرت دادا برلاس رحمۃ اللہ علیہ	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-35	ہدیۂ دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-36	سفرنامہ زیارات عراق و اُردن (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-37	دُرود وسلام کا نادر و انمول انسائیکلوپیڈیا (جلد اول و جلد دوم)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-38	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-39	شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-40	الصلوات الالفیۃ/صلوات النبویۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2015	01
-41	شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبانِ نبی ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-42	عظائم الصلوات والتسلیمات	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-43	شانِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بزبانِ سید المرسلین ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-44	سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-45	الصلوات الالفیۃ بأسماء خیر البریۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01
-46	سفرنامہ زیاراتِ ازبکستان	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01

01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	شاہِ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی ؓ	-47
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ زیارتِ ترکی	-48
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	صلاۃ وسلام برائے زیارت خیر الانام ﷺ	-49
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ زیارت شام	-50
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	سیدنا ابوطالب ؓ	-51
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	الفیة الصلوات علی فخر الموجودات	-52
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	مناقب والدین مصطفیٰ کریم ﷺ	-53
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	حیات انور	-54
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	شہزادیٔ کونین ؑ	-55
01	2019	افتخار احمد حافظ قادری	مومنین کی مائیں	-56

2. These valuable books have been added in the National Library Collection. The readers of the Library will get Knowledge and information from these books. I hope that National Library of Pakistan will receive all forthcoming publications in future.

With regards,

Yours sincerely

NATIONAL LIBRARY ISLAMABAD

3/4/2019

(Muhammad Riaz)
Assistant Director/Delivery of Books &
Newspapers Branch

Iftakhar Ahmad Hafiz Qadri,
House 999/A-6, Street No.9,
Afshan Colony,
Rawalpindi Cantt.
Cell: 0344-5009536

مختصر تعارف

افتخار احمد حافظ قادری شاذلی، راولپنڈی

ملازمت

- پاکستان میں موجود غیر ملکی سفارت خانوں (شام، لبنان، قطر، سعودی ملٹری اتاشی) میں تقریباً 20 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔
- سعودی عرب (وزارتِ دفاع، ابواب الروضۃ، تیمورک العربیۃ السعودیۃ) میں تقریباً 10 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرنجام دیں۔

فوجی اعزازات (ایوارڈز)

- سعودی وزارتِ دفاع، ریاض میں بطور سعودی یونیفارم پرسن خدمات سرانجام دیں اور دوران ملازمت حکومتِ سعودیہ کی طرف سے 2 فوجی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

لسانیات

- پاکستان میں سعودی عرب کے ثقافتی سنٹر "مرکز تعلیم اللغة العربية" سے عربی زبان کا دوسالہ کورس مکمل کیا۔
- سفارت خانہ ایران کے زیرِ انتظام ثقافتی سنٹر خانہ فرہنگ ایران سے فارسی زبان کا ایک سالہ ایڈوانس کورس مکمل کیا۔

زیارت مقدسہ کے اسفار

- وطن عزیز میں موجود زیارت مقدسہ کے علاوہ 11 بلاد اسلامیہ (حجاز مقدس/ شام/ مصر/ مراکش/ ایران/ عراق/ اردن/ لبنان/ افغانستان/ ترکی) میں کئی کئی بار زیارت مقدسہ پر حاضری کے لئے طویل ترین سفر طے کئے اور ان سفروں کے نتیجے میں کئی سفرنامے منظر عام پر آئے۔

تحریری کاوشیں

- الحمدللہ! اب تک 60 کے قریب کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں بلادِ اسلامیہ میں زیارت مقدسہ کے سفر نامے، شخصیات (خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، خلفائے اربعہ، شاہ حبشہ) اور درود و سلام کی کتب سرفہرست ہیں۔

مضامین و مقالات

- روزنامہ نوائے وقت، الاخبار، اوصاف، دی نیشن، مجلہ ضیائے حرم، فیضان سدرۃ، پیغام آشنا، نور الحبیب، کاروان قمر، طلوع مہر اور آئینہ کرم کے علاوہ دیگر کئی رسائل و جرائد میں 100 سے زائد مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

عالمی کانفرنسز میں شرکت

- سال 1983 اور سال 1984 میں وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف سے OIC کے زیر انتظام دو بین الاقوامی کانفرنسز میں بطور معاون عربی زبان شرکت کی۔
- اکتوبر 2007 میں سرزمین ایران میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ پر منعقدہ عالمی رومی کانفرنس میں راولپنڈی ڈویژن کی طرف سے شرکت اور مقالہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مارچ 2008 میں یونیورسٹی آف سرگودھا میں انٹرنیشنل رومی کانفرنس میں شرکت اور مقالہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

روحانی سعادتیں اور اعزازات کا حصول

- ستمبر 1996 میں 2 بار بیت اللہ شریف کے اندر حاضری کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی۔
- مرکزی مسجد حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ میں 16 اکتوبر 2001 نماز فجر کی اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مفتی اعظم عراق حضرت الشیخ السید عبدالکریم بیارہ رحمۃ اللہ علیہ کی 2 بار زیارت کا شرف حاصل ہوا، یہ وہ خوش نصیب شخصیت تھیں جنھیں سال 1932ء میں 2 صحابہ اکرام کے مزارات مبارکہ کی منتقلی کے موقع پر ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

25/09/2019